SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Monday, 27th July, 2009

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past five in the evening with Mr. Presiding Officer Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نُزُلاً مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (٣٢) وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّن دَعَا إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَـٰلِحًا وَقَالَ
إِنَّنِى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ (٣٣) وَلَا تَسْتَوِى ٱلْحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُ ٱدْفَعْ بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ فَإِذَا
ٱلَّذِى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِىٌّ حَمِيمٌ (٣٤)وَمَا يُلَقَّىٰهَا إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَمَا
يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (٣٥)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ بخشنے والے نہایت رحم والے کی طرف سے مہمانی ہے اور اس سے بہتر کس کی بات ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا اور خود بھی اچھے کام کیے اور کہا بیشک میں بھی فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی ہے۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو۔ (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا مخلص دوست ہے۔ اور یہ بات انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور انہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔

(سورۃ حمٰ السجدۃ آیات
۳۲ تا ۳۵)

Leave of Absence

Mr. Presiding Officer: I just read out the leave applications.

اس کے بعد ہم point of orders لے لیں گے۔

Senator Mushahidullah Khan is out of the country and he has requested for grant of leave from 24th to 29th July, 2009. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Presiding Officer: Senator Raja Zafar-ul-Haq has requested for grant of leave from 27th to 29th July. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Presiding Officer: Senator Muhammed Humayun Khan has requested for grant of leave for 24th July. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Presiding Officer: Senator S. M. Zafar has requested for grant of leave from 27th to 31st July. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Presiding Officer: The following honourable Ministers have informed that they would not be able to attend:

- Chaudhry Ahmed Mukhtar.
- Dr. Farooq Sattar.
- Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan.
- Arbab Muhammad Zahir.

I think the nation is very healthy. It shows a very healthy nation. So, that is out of the way…………

(Interruption)

سینیٹر حاجی غلام علی : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔جناب والا! جب جمہوری ادارے بن جاتے ہیں تو اپنے طریقے سے ان جمہوری اداروں کو کچلنے کی سازشیں شروع ہو جاتی ہیں۔ آج ہمارے صوبہ سرحد میں صوبائی سیکرٹری بلدیات نے ایک ایسا آرڈر جاری کیا ہے کہ اب تک نہ آئین میں ترمیم ہوئی ہے، نہ کوئی اختیارات کسی کو سونپے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی written میں ہے کہ بلدیاتی ادارے، مقامی حکومتیں ختم ہو رہی ہیں۔ اگر آئین کے مطابق کوئی فیصلہ ہوتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن آج انہوں نے مارشل لاء کا ایک regulation جاری کیا ہے کہ تمام بلدیاتی اداروں کے ترقیاتی فنڈز کو منجمد کر دیا جائے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ نہایت ہی افسوسناک اقدام ہے کہ ایک منتخب حکومت کے ہوتے ہوئے اتنے بڑے

جمہوری ادارے کے منتخب لوگوں کے فنڈز کو منجمد کر دیا جائے ۔ اس سے پہلے نہ کوئی اقدام اٹھایا گیا اور نہ کوئی ایسا resolution لایا گیا اور نہ ہی اس کی آئین میں کوئی ترمیم کی گئی۔ اگر آئین کی violation جنرل پرویز مشرف صاحب کرتے ہیں تو سارے ایوان چیختے ہیں۔ اگر اسی آئین کی دھجیاں منتخب اراکین اڑاتے ہیں تو پھر اس پر فخر محسوس کیا جاتا ہے۔ کیا آئین کے اندر رہتے ہوئے مقامی حکومتوں کا آئین میں تحفظ نہیں ہے۔ اگر اس میں تبدیلی لائی جائے تو ہماری جماعت بھی کہتی ہے کہ ٹھیک ہے، اس میں اچھائیاں لائی جائیں، لیکن اس طرح ایک جنبش قلم سے تمام لوگوں کے فنڈز منجمد کرنا میرے خیال میں یہ جمہوری حکومت کے ماتھے پر ایک بدنما داغ ہوگا اور پھر مشکل ہوگا کہ یہ سسٹم آگے بڑھ سکے۔ میں کہتا ہوں کہ اس پر بحث ہو جائے اور اس کے لیے کوئی لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی مولانا صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: شکریہ جناب چیئرمین، ہم نے ایک تحریک وزیرستان اور بالخصوص ٹانک کی صورت حال پر جمع کروائی تھی ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا صاحب معذرت سے، ہمارے ایجنڈے پر بلوچستان بھی ہے اور بجلی کا بحران بھی کل سے ہے۔ آج تو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: وزیرستان کے بارے میں ہم نے ایک متفقہ تحریک جمع کروائی تھی اور اسی دن کے لیے ہم نے جمع کروائی تھی کہ ٹانک میں جو حالات ہیں کہ لوگوں کے گھروں میں داخل ہو کر ان کے گھر لوٹے جا رہے ہیں۔ انسانوں کو گھروں سے نکال کر سڑکوں پر گولیاں ماری جاتی ہیں۔ اس کے لیے ہم نے ایک مشترکہ تحریک جمع کروائی تھی اور یہ آج کے دن کے لیے تھی۔ مہربانی کر کے اس کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ جو balloting ہوتی ہے اس میں صرف پانچ تحاریک قرعہ اندازی سے نکلتی ہیں وہ ہی ہم آگے لا سکتے ہیں۔ اب وہ اس دفعہ تو نہیں آئی انشاء اللہ آگے آئے گی۔ جی خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! میری اس august House سے گزارش ہے کہ کیونکہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹیاں delay ہوئیں اور ہاؤس incompleteرہا۔ اس مہینے کی ابتدا میں یہ کہا گیا کہ چونکہ اجلاس آرہا ہے چنانچہ اس میں ہم کمیٹیوں کے الیکشن بھی کروا دیں گے۔ اگر ہم کمیٹیوں کے لیے اجلاس بلا لیں، یہ لوگوں کو بلا لیں تو اس پر زیادہ خرچہ آتا ہے۔ یہ ایک اچھی بات تھی اور اس کو اپوزیشن ممبران نے بھی مانا اور

coalition partners نے بھی مانا۔ جناب چیئرمین کی رائے کو تمام ممبران نے مانا۔ جناب والا! برعکس اس کے کہ بارہ مارچ کو پرانی کمیٹیاں ختم ہوگئیں ، جو چیئرمین تھے وہ ختم ہوگئے لیکن ان کمیٹیوں کے چیئرمینوں نے آج تک جو ان کے پاس گاڑیاں تھیں، جو سرکار کا پٹرول تھا، جو ان کے پاس دفاتر تھے ان کو استعمال کیا اور ان کو خرچ کیا ۔ کیا وہ قوم کا پیسہ نہیں تھا؟ کیا قوم کے پیسے کو خرچ کرنے کے لیے کوئی ہمدرد نہیں تھا ؟ اگر تھا تو اخلاقی فرض بنتا ہے، میں کسی کا نام نہیں لوں گا، میں تفصیل میں نہیں جاؤں گا کیونکہ میرے پاس سارے facts ہیں لیکن میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ جو چیئرمین ہیں وہ پٹرول کا پیسہ بھی واپس کر دیں اور جتنی بھی انہوں نے تین مہینے یا چار مہینے گاڑیاں استعمال کی ہیں اس کے rent کے حساب سے پیسے خزانے میں جمع کروا دیں کیونکہ یہ ملک و قوم کا پیسہ ہے۔ اگر ہم ایک طرف بچت کرتے ہیں تو دوسری طرف کوئی حق نہیں بنتا اس شخص کو جس کا tenure ختم ہوچکا ہے، اس میں ہمارا سیکرٹریٹ ملوث ہے کہ قوم کا پیسہ بے دریغ خرچ کیا جائے۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جو پیسہ انہوں نے پٹرول پر خرچ کیا وہ دفاتر جو انہوں نے استعمال کئے ، جو سرکاری لوگ ان کے ساتھ تھے اور وہ گاڑیاں جو ان لوگوں نے استعمال کیں اس کا سارا پیسہ سینیٹ میں واپس جمع کروا دیں کیونکہ یہ قوم کا پیسہ ہے۔ اگر ہم عوامی نمائندے ہیں، ہم ڈکٹیٹر نہیں ہیں، ہم عوام سے منتخب ہو کر آتے ہیں اور ہم عوامی نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو پھر عوام کے پیسے کے ساتھ ہمیں انصاف کرنا چاہیے۔ اس لیے میرا یہی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ میں نام کسی کا نہیں لیتا، یہ ان کا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ وہ اپنا حساب کر کے سارا پیسہ سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں۔ شکریہ ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی آپ نے بات تو کر لی میں نے بھی کرنی تھی کیونکہ میں believeکرتا ہوں but یہ matter of the Senate Secretariat ہے in brief speech it cannot be raised on the floor of the House. اگر کسی نے استعمال کی بھی ہے تو with permission کی ہوگی۔ اس پر debate نہیں ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب والا! یہ آپ نے مولانا شیرانی صاحب کے point of order پر اپنی ruling دی ہے وہ تھوڑی سی factual situation کے خلاف ہے۔ انہوں نے موشن جمع ضرور کروائی ہوگی لیکن House Committee میں طے ہوگیا تھا کہ اس issue کو ہم discuss کریں۔ حکومت ایک میٹنگ ------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں وہ تو میں نے ان کو بتایا تھا۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : چونکہ آپ نے ruling دی ہے کہ balloting ہوتی ہے - Actually it was also taken up in the House

Business Committee and this is agreed. اور یہ consensus سے طے ہوا تھا صرف لیڈر آف دی ہاؤس نے یہ پتا کرنا تھا کہ کس دن یہ ممکن ہوگا، بدھ کو ہوگا، جمعرات کو ہوگا، next Monday کو ہوگا تو وہ اگر ہاؤس کو بتا دیں تو that is better.

Mr. Presiding Officer: I thought he was not satisfied کہ جی ہم نے ہاؤس کمیٹی میں take up کیا ہے اور point he was insisting on his mentionمیں نے یہی کیا تھا کہ وہ تو آرہی ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : جی وہ طے ہوگیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ in the agenda ہے۔ پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان:جناب چیئرمین! اس وقت سپریم کورٹ کے گیٹ کے بالکل پاس کچھ خو اتین و حضرات مظاہرہ کر رہے ہیں اور یہ مظاہرہ ان افراد کے لیے ہے جو گزشتہ دور میں غائب کیے گئے تھے، جن کو کسی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا اور جو غیرقانونی طور پر اس وقت بھی ایجنسیوں کی حراست میں ہیں۔ سپریم کورٹ میں بھی ان کا کیس چل رہا ہے لیکن وہ کیس گزشتہ دور میں توکچھ عرصہ چلا مگر حکومت کے تبدیل ہونے کے بعد سپریم کورٹ نے اس کو دوبارہ take up نہیں کیا ہے۔ اس وقت بھی ان کے figures ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ 29 اپریل 2009 ء تک human rights کا ایک ادارہ Defence of Human Rights ہے جو 640 کی تعداد بتاتے ہیں۔ سابق صدر ، جو غاصب صدر تھا اس نے 638 افراد خود بتائے تھے۔ آفتاب شیر پاؤ جب وزیر داخلہ تھے تو ان کے دور میں چار ہزار افراد بتائے گئے تھے۔ Government figures 1044 ہیں اور بلوچستان میں سب سے زیادہ 1720ہیں اور سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ 144 خواتین بھی ان افراد میں شامل ہیں جن کو غائب کیا گیا ہے۔ جن کو کسی عدالت کے سامنے پیش نہیں کیا جارہا ۔ ان افراد پر فردجرم عائد کر کے مقدمہ چلایا جائے اگر انہوں نے کوئی جرم کیا ہے۔ وہ غائب ہیں اور موجودہ حکومت پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے ہی شہریوں کو غیرقانونی طور پر غائب کرنا اور ان کا تعذیب سے گزرنا اور ان کے اہلخانہ کو سالہا سال تک کوئی معلومات فراہم نہ ہونا بہت ہی افسوسناک صورت حال ہے۔ میں آپ کی و ساطت سے حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس کو فوری اہمیت کے مسئلے کے طور پر اور challenge کے طور پر لے۔ اگرچہ ان کے دور میں یہ نہیں ہو ا لیکن اس وقت حکومت ان کے ہاتھ میں ہے، اقتدار ان کے ہاتھ میں ہے۔ اس لیے ان کا بازیاب کرانا ان کی ذمہ داری ہے، سپریم کورٹ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے لیکن وقت کی حکومت پر بھی یہ ذمہ داری ہوتی ہے۔ مجھے امید

ہے کہ حکومت بھرپور دلچسپی لےگی اور ان افراد کو فوری طور پر بازیاب کرا کے اپنے اہل خانہ سے ان کو ملوانے کی کوشش کرے گی۔ شکریہ جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مہربانی، ہمایوں صاحب۔

Points of Order

Purchase of Substandard Bulldozers

سینیٹر محمد ہمایوں خان: شکریہ جناب چیئرمین، سات دسمبر 2004 ء کو ایکنک نے ایک project approve کیا جس کا نام Land and Water Resources Development Project for Poverty Reduction in Pakistan. جس کے تحت دو سو بلڈوزر بلوچستان کے لیے اور سو بلڈوزر این ڈبلیو ایف پی کے لیے خریدنے تھے جن کی cost 3.4 billion rupees تھی۔ MINFAL نے Prime Minister کو ایک summary submit کی۔ اس وقت محترمہ شہید نے اس کو approve کیا۔ اس کے بعد کافی وقت لگا اور یہ پراجیکٹ doldrums میں چلا گیا۔ اس کے بعد پچھلی حکومت نے اس کو دوبارہ زندہ کیا اور ٹینڈر float کیے جن کے تحت ایک Chinese firm successful bidder قرار پائی اور اس نے ان بلڈوزر کی 3.4 billion rupees کی payment جو کہ Pak rupee میں ہو نا تھی، پر اپنی bid دی ۔ انہوں نے یہ کہا کہ ہم Chinese Bulldozers دیں گے جس کو Caterpillar technology کہہ کر پیش کیا گیا لیکن یہ بات غلط ہے ۔ اس Chinese supplier کو ہم جانتے ہیں۔ یہ ہمارے پاس بھی آئے تھے کیونکہ ہمارا business بھی construction سےمتعلق ہی ہے اور پھر ہم نے Caterpillar والوں سے بھی پوچھا تو ا نہوں نے کہا کہ جی ہم نے کسی کو rights نہیں دیے اور Chinese Caterpillar Bulldozers یا اس کی technology کے مطابق چائنا میں کوئی bulldozer نہیں بن رہے۔ اس کے بعد اس کمپنی کو 25% advance payment within stipulated time جو ہونا تھی، وہ نہیں ہوئی تو انہوں نے termination notice دے دیا اور ساتھ ہی یہ option دیا کہ اگر condition change کر دی جائے کہ Pak rupees کی بجائے US dollars میں payment کی جائے تو ہم یہ bulldozers supply کر سکتے ہیں اور یہ اس وقت کے rates تھے جس وقت یہ ٹینڈر ہوئے تھے۔

جناب والا! اگر یہ contract agreement execute ہوتا ہے تو اس میں پاکستان کا بہت نقصان ہے۔ یہ Chinese bulldozers scrap کے برابر ہیں۔ ہم نے bulldozers بہت استعمال کیے ہیں۔ دنیا میں دو تین ہی اچھی companies ہیں جو اچھے bulldozers بناتی ہیں۔ یہ bulldozers کسی کام کے نہیں ہیں اور یہ جھوٹ بول کر بیچے جا رہے ہیں کہ یہ

Caterpillar technology ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس deal کو scrap کیا جائے اور ان پیسو ں سے کسی اور اچھے برانڈ کے bulldozers بلوچستان اور این ڈبلیو ایف پی کے لیےخریدے جائیں۔ اگر وہ تعداد میں کم ہوں ، ان کی price زیادہ بھی ہو، فرض کریں دو سو bulldozers بلوچستان کی ضرورت بھی نہیں تو اگر اس کے لیے سو bulldozers بھی لے لیے جائیں تو بہت ہیں لیکن اس project کو ان معنوں میں scrap نہ کیا جائے کہ bulldozers خریدے ہی نہ جائیں۔ صرف یہ Chinese bulldozers کسی کام کے نہیں ہیں - اس deal کو scrap کر کے Ministry of MINFAL اس کو scrap کرے اور Ministry of Finance اس کے funds کو دوسری مد میں یعنی دوسرے برانڈ کے bulldozersخریدنے میں release کرے اور Ministry of MINFAL اس کے ٹینڈر دوبارہ float کرے۔ میری گزارش ہے کہ اس deal کو scrap کیا جائے۔ اس میں ملک کا بہت نقصان ہے۔ Thank you.

Mr. Presiding Officers: Thank you.

میں تو چاہتا ہوں کہ ہم جلدی سے جلدی point of order پر آئیں اور ممبر صاحبان کی بھی رائے ہے کہ وہ بھی Point of order لینا چاہتے ہیں ۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the House): Mr. Chairman, I have the submission.

گزارش یہ ہے کہ آغاز میں ہی ہم agenda کی طرف نہیں گئے بلکہ points of Order پر چلے گئے۔ کچھ honourable Senators issues raise کیے۔ ایک local bodies کے حوالے سے issue raise ہوا جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ which is a provincial subject. funds freezeہوگئے ہیں۔

The Federal Government is only concerned to the extent that there is an amendment repealing any law which was protected under Schedule 6 of the Constitution. Apart from that, other things are with the provinces, if they feel aggrieved, we can have a report from the provinces about the present situation. We still know that the period for which they were elected, that is to expire in the next month, in August.

Second issue was raised regarding the Standing Committees' Chairmen, about using the cars. With regard to that, earlier there was a news in the papers, you know, and a reply by the Senate Secretariat in the Chairman's office was made that certainly the committee would look into it whether

any excess has been done or not. So, that stands with the Committee and obviously, if somebody utilizes the vehicle without permission or somebody has gone beyond his rights, so, that would be examined by the Committee itself. My submission is that if we proceed with the business of the day on point of order, so we would be able to come to the Order of the Day. Certainly, the provisions which are in the rules, Rule 216 deals with the point of order and that says categorically, A point of order shall relate to the interpretation or enforcement of all these rules or such articles as regulate the business of the Senate and shall raise question which is within the cognizance of the Chairman. Although, there is a discretion of the Chair but still if we start making speeches on the Point of order then we would not be able to move forward with the Order of the Day. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you for clarification. We have a few points of order because…..

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں محترم Leader of the House سے تھوڑا سا اختلاف کرتا ہوں ۔ اب جب Points of Order چل پڑے ہیں تو ہمیں بھی موقع دیں ، ورنہ ہم کب تک انتظار کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حاجی صاحب اگر ذرا آپ two three seconds رک جاتے، میں نے یہی کہا ہے ہم Points of Order allow کریں گے۔ جب آپ کی turn آئے گی تو آپ کو بتائیں گے۔ جی فوزیہ صاحبہ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ہمارے Leader of the House ہمارے خلاف بول رہے ہیں ، ہم کیا کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مگر یہ زیادہ تر لوگوں کی رائے ہے۔ وہ آپ کی ہے ، میں نے نوٹ کر لی ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:جناب والا! ہم اس موضوع پر تیار ہو کر نہیں آتے ہیں جس پر بحث کرنی ہوتی ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں کہ matter is of extreme national interest یہ لوگ discuss کرتے ہیں یہ تو آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے ۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:جب ہم نے point of order پر کام کرنا ہے تو پھر منسٹرز صاحبان پابند نہیں ہیں کہ وہ یہاں آ کر جواب دیں ۔دیکھیں! اگر ایجنڈے پر ہوں تو پھر منسٹری کی ذمہ داری ہے کہ منسٹر تیار رہے اور یہاں جواب دے ۔جناب والا! یہاں points of order کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ تمام ایجنڈا چلے اور اس کے بعد آخر میں points of order ہوں تو جناب والا! میری آپ سے request ہے کہ points of order پر کارروائی بند کی جائے اور اجلاس ایجنڈے پر چلایا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں ، نہیں ، میں نے allow کر دیا ہوا ہے ۔ اس لیے فوزیہ صاحبہ ۔

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان: جناب چیئرمین صاحب ! مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ دو مہینے پہلے سعودی عرب میں منشیات کے کیس میں جو لوگ قید ہو گئے تھے ، آج تک کسی نے ان کے لیے کچھ بھی نہیں کیا ہے ۔جب وہ TV پر آ کر روتے ہیں تو دل بہت دکھتا ہے ۔یہاں بیٹھ کر ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو آزاد نہیں کروا سکتے جبکہ پتہ چل گیا کہ وہ بے قصور تھے اور ناظم کا بیٹا بھی locate ہو چکا ہے جس نے ان کوslippers دیے تھے تو please اس سلسلے میں کچھ کیا جائے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے ۔ حافظ صاحب، نہیں ہیں ۔ عدیل صاحب ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل:شکریہ جناب ! آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں اپنا point of order پیش کرنے سے پہلے ایک یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں، میں نے ایک point of order پر ایک بات کی تھی۔ مجھے Chair نے فرمایا تھا کہ متعلقہ وزیر صاحب آپ کی تسلی کریں گے اور آپ سے ملیں گے ۔ اس وقت میرا point of order یہ تھا کہ اس شہر میں جو five star hotels سرینا یا میریٹ ہے، انہوں نے ہماری سرکاری سڑکیں ، فٹ پاتھ ، گرین بیلٹ اور میدان پر سیکورٹی کے نام پر قبضہ کیا ہوا ہے ۔آیا دوسرے کمرشل اداروں کو بھی یہ اجازت ہو گی کہ ان کے سامنے جو سڑکیں اور فٹ پاتھ ہیں وہ بھی سیکورٹی کے نام پر قبضہ کریں اور اگر آپ نے دیے ہیں تو ان سے کوئی معاوضہ چارج کیا جا رہا ہے اور کیا چارج کیا جا رہا ہے یا مفت ہماری زمینوں ، سڑکوں ، فٹ پاتھ پر قابض ہیں تو آج تک مجھے اس کا جواب نہیں ملا ہے۔ اب میں اپنے point of order پر عرض کروں گا کہ ایک اخباری اطلاع کے مطابق سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز ایک طرف تو گیس کی قیمت بڑھاتی جا رہی ہے ۔دوسرا ایک پرائیویٹ ادارے LUMS کو انہوں نے سو ملین روپے کا donation دیا ہے ۔اخبارات میں یہ خبر آئی تو ہم نے سوچا کہ شاید مذاق ہوگا، ایسا نہ ہوگا لیکن اس کے بعد ان کے M.D کا statement آیا کہ

واقعی ہم نے دیا ہے ۔اب سوال یہ ہے کہ ایک سرکاری ادارہ ایجوکیشن کے لیے donation دے تو الگ بات ہے ۔LUMS امراء کا ادارہ ہے۔ صنعت کار اور تاجر اس کو چلا رہے ہیں ۔اس میں بڑی اچھی فیس دی جاتی ہے ۔سوئی گیس کے bills دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں ۔ہم زیادہ payment کر رہے ہیں ۔ہمارے بلوں میں اضافہ ہو تا جا رہا ہے لیکن وہ پیسہ وہاں donation دیا جا رہا ہے ۔ اس کا پتا چلا ہے لیکن مکمل پتا نہیں ہے کہ سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز جو کراچی میں ہے اس نے کتنی donation دی ہے ۔میں آپ سے request کرتا ہوں کہ ہاؤس سے بےشک پوچھ لیں کہ اس donation کے مسئلے کو concerned committee کو refer کیا جائے اور وہ آ کر بتائیں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ LUMS کو آپ نے عوام کے سوملین روپے دے دیے ہیں ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Point of order پر تو ہم نہیں بھیج سکتے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: حضور ! آپ ہاؤس سے پوچھ سکتے ہیں ۔ point of order کا مطلب ہی یہی ہے کہ ہم ان مسئلوں کو سامنے لائیں اور اگر ہاؤس اس پر agree کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ committee کو بھیج دیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Rules are rules.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: Rules میں کہاں ممانعت ہے کہ یہ کمیٹی میں نہیں جا سکتا ۔اس سے پہلے اگر آپ record اٹھا کر دیکھیں تو بہت سارے points of order کمیٹی کو refer کیے گئے ہیں۔ آپ بتا دیجئے کہ کہاں rules میں ممانعت ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، نہیں ، point of order پر debate نہیں ہو سکتی ۔آپ کوئی resolution لے آتے یہ resolution نہیں ہو سکتا ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: debate تو میں نہیں چاہ رہا تھا میں تو کہتا ہوں کہ ہاؤس سے پوچھیں اور concerned committee کو بھیجا جائے ۔ یہ مسئلہ investigate ہو ورنہ تو اس کمرے میں ہم کیا صرف دیواروں سے بات کرتے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ resolution move کریں ---

سینیٹر حاجی محمد عدیل:آپ کیا کہتے ہیں کہ عوام کےسوملین روپے ایک پرائیویٹ پبلک ادارے کو کیوں دیے گئے ہیں جبکہ ہمارے سوئی گیس کے bills ڈبل ٹرپل ہوتے جا رہے ہیں اور جب ہم پوچھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ادارے نقصان میں چل رہے ہیں ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. It is a good point. Would you like to answer, the Leader of the House.

سینیٹر حاجی محمد عدیل:اس میں کیا حرج ہے کیونکہ اس میں ہاتھی ملوث ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب وہ جواب دے رہے ہیں - We don't have to bring…...

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری :جناب چیئرمین! honourable Senator صاحب نے جو issue raise کیا اس کا concern ہے لیکن point of order پر یہ issues raise نہیں ہو سکتے - Rules میں provisions ہیں کہ اس issue کو کیسے raise کیا جا سکتا ہے یا تو انہوں نے کوئی motion move کیا ہوتا یا calling attention دیا ہوتاتو calling attention notice concerned Ministry کو جا سکتا تھا۔منسٹر کو کہا جا سکتا تھا کہ وہ آ کر جواب دیتا اور--

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں بھی یہی request کروں گا کہ وہ rulesکے ساتھ چلیں ۔ یہ کتاب ہے اس کو پڑھ لیں ۔

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری : یا ہاؤس کی sense ہوتی یا Chair decide کرتی تو the matter could be referred to the committee. یہ procedure ہے، اگر یہ procedure adopt کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ یہاں آ کر جواب دیں ۔میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ caseمیں اس ہاؤس کے سامنے لایا ہوں، اس پر کیا اعتراض ہے کہ اس کو اگر کمیٹی کے سامنے بھیج دیا جائے ۔وہاں منسٹری آ کر اپنی وضاحت کرے ورنہ ان کمیٹیوں کا مقصد کیا ہوا ۔میں تو یہی request کر رہا ہوں۔ میں آپ سے یہ بھی نہیں کہہ رہا ہوں کہ اس وقت مجھے کسی منسٹر سے ابھی جواب چاہیے ۔میں تو کہتا ہوں کہ اس معاملے کو کمیٹی میں refer کر دیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اچھا ، دوسرے نمبر پر آتے ہیں شاہ صاحب ۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ : شکریہ جناب چیئرمین، میں point of order پر ہوں ۔گزشتہ روز امریکی پارلیمنٹ اور امریکی کانگریس نے پاکستان کو 1.5 بلین ڈالر کی مشروط امداد اس حوالے سے دی ہے کہ پاکستان اس کو القاعدہ اور طالبان کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر استعمال نہیں کر سکے گا اور بالخصوص ہندوستان کے خلاف اس کو استعمال نہیں کیا جا سکے گا ۔نمبر۱۔ اور اس کے ساتھ ہی آج یہ خبر بھی آئی ہے کہ

ہندوستان نے nuclear power submarine اپنے بحری علاقوں کے لیے تیار کر لی ہے ۔جناب چیئرمین! ان دونوں باتوں سے پاکستان کے عوام میں گہری تشویش پائی جاتی ہے۔ میں جناب کی وساطت سے ruling party سے عرض کروں گا کہ اس تبدیلی سے اور اس power حکمرانی سے اور ہمسایہ ممالک کی اجارہ داری سے اس region میں جو عدم توازن پیدا ہو رہا ہےاس پر پاکستان کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے۔ میں جناب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ Foreign Minister or Defence Minister کو اس ہاؤس میں بلایا جائے تاکہ وہ ہمیں تفصیل سے یہ بتائیں کہ ہمارے ملک کے اردگرد ہو کیا رہا ہے اور وہ دیگر ممالک سے جو ڈالر لے رہے ہیں اس کے عوض کیا کر رہے ہیں اور کیا کرنا چاہتے ہیں ۔شکریہ ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Shah Sahib. Unfortunately or fortunately I am the Chairman on Rules of Procedure and Privileges. This is why, I am not asking for the replies because I know that these don't come in the constraints of the point of order. Bilour sahib…

Senator Ilyas Ahmad Bilour: Mr. Chairman, the honourable Senator has taken up a very pertinent item about the Chairmanship of the committees. The people who have been reelected as Chairmen of the Committees, they are entitled, they should not be asked about anything.

Mr. Presiding Officer: These are internal Secretariat matters. They are not discussed on the floor of the House.

Senator Ilyas Ahmad Bilour: Your are sitting as a Chairperson over here.

Mr. Presiding Officer: I am sitting here as a Chairperson. Therefore, I have to be impartial and honest and I should perform according to the rules.

سینیٹر الیاس احمد بلور: میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کرکے rulingدیں۔

Mr. Presiding Officer: You are also coalition partners. We have these parliamentary meetings almost everyday. These matters can be discussed there. These are internal matters of the Secretariat which are not supposed to be taken up on the floor of the House.

Senator Ilyas Ahmad Bilour: This is not in fact the room meeting.

جناب والا! مجھے بتائیں کہ آپ لوگوں نے جو Chief Whipبنایا ہے --- جو بات میں کہوں گا آپ اس کے متعلق کہیں گے کہ آپ لوگ بیٹھتے ہیں اور meetingsکرتے ہیں اور ان معاملات کو وہاں کیوں نہیں اٹھایا جاتا۔ بات سیدھی سی ہے کہ یہ گورنمنٹ funds ہیں ۔

Mr. Presiding Officer: I mean you are coalition partners. I think, it is a very small matter. It should be discussed between yourselves. Why are you making a non-issue into a big issue.

Senator Ilyas Ahmad Bilour: They are also our brothers. We are also brothers. We are brothers and sisters. Why should not we talk together?

Mr. Presiding Officer: The Chief Whip is appointed by the Prime Minister. Let us see what the honourable Minister says. I have given the floor to the honourable Minister. Although he is not obliged, he wants to say something on this.

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ پہلے اپنا pointختم کر لیں۔

میر اعجاز حسین جکھرانی (وفاقی وزیر صحت): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج Private Members Day ہے ۔ اگر معزز ممبران ایجنڈے پر آ جائیں تو یہ بہتر رہے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایجنڈے پر آتے ہیں۔ صرف ایک دو points of order رہ گئے ہیں۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: جناب والا! میرا بھی point of order ہے۔

Mr. Presiding Officer: I am going exactly as in the order you have raised the hands and I saw you.

حافظ صاحب! میں نے آپ کا نام پکارا تھا لیکن آپ چلے گئے تھے۔ میں آپ کو بعد میں call کروں گا۔

سینیٹر ڈاکٹر کھٹو مل جیون: ہمارے معزز سینیٹر زاہد خان صاحب ہیں ، انہوں نے جو issues یا points raise کئے ہیں، ان کے بارے میں عرض ہے کہ ان کی ایک limit ہوتی ہے۔ پہلے بھی ایسے precedentsہیں کہ ایسے مسائل پر Chairنے rulings دی ہیں۔ دوسری بات جو میں کہنا

چاہتاہوں ، وہ یہ ہےکہ پہلے سیشن میں بھی، میں نے یہاں پر point of order پر ایک بات کہی تھی کہ اندرون سندھ کے جو طالب علم ہیں ، ان کو کراچی کے تعلیمی اداروں میں داخلہ نہیں مل رہا تھا ۔ اس پر ہمارے معزز وزیر نے بھی respondکیا تھا اور یہ matter کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب تو کمیٹی بھی بن گئی ہے---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کمیٹیاں بن رہی ہیں۔ اب وہ ایسے مسائل کو take up کر لیں گی۔ آپ کمیٹی کے چیئرمین کو ایک دو دن دیں ، he will take up the matter. سیمیں صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: میں اس ہاؤس کی توجہ اس مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ کل کے "The Daily Times"میں ایک news item تھا کہ بیت المال کے چیئرمین نے پانچ ملین کا ایک خاص فنڈ قائم کیا ہے اور یہ lawyers کے لیے کیا ہے۔ جناب والا! یہ کون سا طریقہ ہے۔یہ فنڈ تو غریبوں کا ہے۔ ٹھیک ہے کہ کچھ lawyers غریب ہیں ۔ اسی طرح کچھ ڈاکٹر بھی غریب ہیں تو کل کو ڈاکٹروں کے لیے بھی بیت المال سے ایک 5 millionکا فنڈ create ہو جائے گا۔ اس طرح غریب انجینئیروں کا بھی ایک فنڈ قائم ہو جائے گا۔ اس طرح جو بے چارے جاہل لوگ ہیں، غریب لوگ ہیں جو واقعی below poverty line زندگی گزار رہے ہیں، ان کی اس طرح سے حق تلفی ہوگی۔ اس لیے میں سمجھتی ہوں کہ یہ بات مناسب نہیں۔ اس طرح تو آپ سوسائٹی کی ایک اور segmentation کر رہے ہیں۔ سوسائٹی کو توڑ رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بھی ایک طبقہ ہے اور یہ بھی ایک طبقہ ہے۔ Sir, this is totally wrong. ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئیے اور یہ ان سے پوچھنا چاہیے کہ آپ نے کس بنیاد پر lawyers کے لیے بیت المال سے الگ فنڈ رکھا ہے۔ یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔

دوسری بات submarineکی ہے۔ Germany was prepared to give us the technology and funding for the submarine. گورنمنٹ نے اس پروگرام کو cancel کر دیا ہے اور submarineکی وہ ٹیکنالوجی جو ہمارے پاس پہلے سے موجود تھی ، جس کے تحت ہمsubmarines بنا رہے تھے، اب یہ دوبارہ فرانس کی طرف جا ر ہے ہیں۔ جناب والا! اس کے پیچھے ایک بہت بڑا راز ہے ۔ جب محترمہ بے نظیر کی پچھلی گورنمنٹ تھی تو اس میں ان کی فرانس سےsubmarine کے لیے deal ہوئی تھی ۔ اب جو شخص وہاں elect ہو کر آیا ہے ، وہ وہی ہے جس نے ان سے dealing کی تھی ۔ اس میں kickback کا چکر ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئیے ۔ سب سے پہلے ملک کے مفاد کو پیش نظر رکھنا چاہئیے۔ So, I object to it. Thank you, sir.

سینیٹر ڈاکٹر کھٹو مل جیون: محترمہ یہ کیا بات کر رہی ہیں کہ محترمہ کے دور میں فرانس سے کوئی deal ہوئی تھی؟۔ جناب والا! یہ بڑی اہمیت کے مسائل ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تشریف رکھیں کیونکہ points of orderپر comments کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ یہ کوئی discussionنہیں ہے۔ ایسی cross talkکی ضرورت نہیں ہے۔ بگٹی صاحب!آپ کے پاس floor ہے۔

Hajj Quota for Senators

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ کے علم میں ہے کہ پچھلے اجلاس میں ایک بڑا مسئلہ اٹھا تھا اور تمام ہاؤس نے unanimously اس مسئلہ کو support کیا تھا اور Chair کی ruling کے بعد مجھے جمعہ کے دن اسے دوبارہ اٹھانا پڑا تھا اور وہ سینیٹرز کے حج کوٹے کا مسئلہ ہے ۔ اس کے بعد Chair کو Leader of the House نے کہا تھا کہ اس مسئلے کو Prime Minister تک take upکرکے ہاؤس کو بتایا جائے کہ اس سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے۔ Hajj is just around the corner, sir.اس کی کافی formalities completeکرنی ہوتی ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Yes, your point is very clear. Madam wants to say on this.

میڈم مہرین انور راجہ(وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب والا! اس دن کافی concern show کیا گیا تھا ۔ حج کے کوٹےکی بات کی گئی تھی اور اس پر پورے ہاؤس کا ایک unanimous view تھا ۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ آج وزیر اعظم صاحب نے ایک کابینہ کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں اپوزیشن کے اراکین ، حکومتی اراکین اور وزراء شامل ہوں گے۔ اس معاملے کو وہاں پر sort out کیا جائے گا اور انشاء اللہ بہت جلد اس کا کوئی مثبت جواب آئے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جواب دینے کا بہت شکریہ۔ اب میں last میں ---

(مداخلت)

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب والا! اس پر حکومت کی طرف سے کوئی assurance آنی چاہئیے کہ اس کے بارے میں ایک time set کر دیا جائے کہ ایک ہفتے کے اندر یا دس دن کے اندر ہمیں بتایا جائے گا کہ کابینہ اس سلسلے میں کیا فیصلہ کر رہی ہے۔ جناب والا! اس کو زیادہ extend نہیں کیا جا سکتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔ Leader of the House اس کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: میں نے اس کے بارے میں وزیر اعظم صاحب سے درخواست کی تھی کیونکہ یہ کوئی individual decision نہیں تھا بلکہ it was the decision of the cabinet پارلیمنٹیرین کا جو کوٹا تھا، یہ کابینہ کا فیصلہ تھا which has to be reviewed by the cabinet itself. آج یہ کابینہ کی میٹنگ میں discuss ہوا ہے اور اس پر وزیر اعظم نے ایک کمیٹی بنا دی ہے ۔

Hopefully, what I can say is, the parliamentarians would get that quota. We have asked the government and the government would like to restore it but now a committee has been constituted to look into the matter and ultimately it would be decided by the cabinet itself.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ آخری سپیکر ہیں۔ میں نے چونکہ حافظ صاحب کا نام پکارا تھا لہذا اس کے بعد کوئی point of order نہیں لیا جائے گا۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ جناب والا! میرا point of order یہ ہے کہ گزشتہ روز قومی مالیاتی کمشن کی تشکیل نو ہو گئی ہے۔ اس میں چاروں صوبوں کے وزراء خزانہ شامل ہیں اور کچھ اراکین پارلیمنٹ بھی لیے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھا قدم اور ایک اچھا عمل ہے لیکن جناب چیئرمین! نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس میں فاٹا کی نمائندگی نہیں ہے۔ جناب والا! آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آج کل فاٹا مسائل کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اس لیے میں آپ کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ قومی مالیاتی کمشن میں فاٹا کی نمائندگی کے لیے پارلیمنٹ سے ایک ممبر کو لیا جائے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Now we take up the item No. 2 which is a motion under Rule 129. Here I would just like to guide you. You are all senior parliamentarians. The discussion will take place and mover and other members will be allowed to speak. Minister concerned will make the concluding speech. A speech shall not exceed ten minutes. Mover and the Minister concerned may speak for 30 minutes. Item No. 2. Mr. Muhammad Talha Mahmood. He may move the motion. He is not here. So, we defer it. The motion is deferred and we will go on to the next one.

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: It is not being taken. It is deferred.

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب والا! deferکرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: It has been deferred. There is no mover.

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب والا! کمیٹی بننے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ جب کمیٹی بن گئی ہے ---

Mr. Presiding Officer: What you are thinking, does not account to rules. The rules have to be followed. Thank you. Now, we may take up item No. 3. Dr. Muhammad Ismail Buledi. Please move the motion.

بلیدی صاحب! آپ کےconcerned منسٹرصاحب عمرے پر گئے ہوئے ہیں تو اس کو ڈیفر کرتے ہیں۔ یہ rosterپر آ جائے گی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب پھریہ next day پر آ جائے۔ میں اسے move کرتا ہوں کہ یہ ایوان سی ڈی اے کی مجموعی کارکردگی کو زیر بحث لائے۔ آپ اسے admit کر کےnext day کے لیے ڈیفر کر دیں۔

Mr. Presiding Officer: It is deferred up to next date. We may now take up Item No. 4. Madam Afia Zia may move the motion. She is not present. So, this stands deferred. We may now take up Item No. 5. Dr. Muhammad Ismail Buledi may move the motion.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! کیا منسٹر صاحب موجود ہیں؟

Mr. Presiding Officer: I saw the Minister of State for Defence.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں نمبر 5پرتحریک پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان پی آئی اے کی مجموعی کارکردگی کو زیر بحث لائے۔میرے خیال میں مجھے ڈیفنس کا کوئی منسٹر نظر نہیں آ رہا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ نہیں ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: منسٹر صاحب ہیں؟ پی آئی اے کا تو ڈیفنس منسٹر ہوتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بلیدی صاحب! یہ letter آیا ہے the undersigned is directed to refer to the Ministry's letter number so and so. The Minister of State for Defence, due to illness, has been admitted in the hospital and Ch. Ahmad Mukhtar, Minister for Defence has proceeded on leave in connection with private visit to USA. جس کی انہوں نے already leave application دی ہوئی ہے اور جو منظور ہو گئی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! اس ایوان کو آپ پھر کس طرح چلائیں گے؟ کوئی ہسپتال میں داخل ہے، کوئی چھٹی پر ہے، یہ تو پھر چھ مہینے کے بعد ایجنڈے پر آئے گا۔ جناب! پی آئی اے کی مجموعی کارکردگی کو زیر بحث لانے کے لیے میں یہ تحریک ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اصل میں میری اپنی observation یہ ہےکہ both sides are at fault, three of the members are not present. ان کو بھی moveکرنے کے لیے presentہونا چاہیے تھا اور اگر members are present and the Ministers are not present. It is a sad state of affairs. جی پرو فیسر ابراہیم صاحب آپ کچھ کہہ رہے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! پارلیمانی نظام میں کیبنٹ کی joint responsibility ہوتی ہے۔ حکومت کے پاس جس مسئلے کا جواب ہوتا ہےوہاں پر تو یہی کہا جاتا ہے کہ یہ joint responsibility ہےاوراس لیے concerned Minister کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں ایک اہم مسئلہ ہے اور آپ کی وساطت سے حکومت سے میری یہ درخواست ہو گی کہ اسے حکومت jointly take up کرے اور حکومت کے دوسرے ministersموجود ہیں اور پی آئی کے مسئلے پر باقاعدہ بحث ہو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پروفیسر صاحب!آپ کا پوائنٹ ہو گیا۔ جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب!میں یہ بات عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ میرا بھی اس سلسلے میں ایک Calling Attention Notice ہے اور پی آئی اے کی موجودہ جو صورت حال ہے اور جو کچھ آج کے اخبارات میں رپورٹ ہوا ہےکہ انجینئرز کے go-slow کی وجہ سے ایک uncertified Engineer نے کل ایک جہاز کوtake off کرنے کی اجازت دی and that aircraft nearly met with an accident. اب Engineers کی go-slow غالباً اس خبر کے ساتھ link ہے جو کچھ اس طرح چھپی ہے کہ PIA in partاپنے engineering departmentکو privatizeکرنے کے لیے سوچ

رہا ہے اور ایک autonomous body بنانے کی بات کر رہا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے یہ بات اس وقت بھی raise کی تھی کہ پی آئی اے میں جو چھوٹے ملازمین ہیں، پی آئی میں جو cabin crew ہیں، پی آئی اے میں جو engineersہیں، پی آئی اےمیں جو traffic staffہے، ان کی تنخواہیں ایک لمبے عرصے سے standstill پر ہیں اور اس کے برعکس کپتان حضرات یا cockpit crew کی مراعات اور تنخواہوں میں ایک phenomenal raise پہلے بھی ہوئی پھر جب میں نے کوئی دو مہینے پہلے point of order اٹھایا تھا، اس دن بھی cockpit crew کی strikeچل رہی تھی تو جو باتیں سامنے آئیں، ان میں یہ تھا کہ they were getting a phenomenal raise. لہذا overall پی آئی اے کے چھوٹے اور کم گریڈ کے ملازمین کی تنخواہوں کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ میں آپ کے توسط سے honourable Leader of the House سے request کروں گا کہ کل یا پرسوں اپنی convenience کےمطابق ان سے briefing لے لیں، Defenceوالوں کو بلا لیں کیونکہ احمد مختار صاحب ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں، Minister of State ہسپتال میں ہیں، وہ ان سے briefing لے لیں تاکہ وہ ہاؤس کو اس مسئلے پر آگاہ کر سکیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Mr. Buledi, I absolutely agree with you and I am of the opinion that Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi as usual has touched upon a very very important subject and it is a subject of grave concern to almost every Pakistani at the moment, let alone this House and unfortunately the Ministers are not there but of course the Cabinet has a collective responsibility. So, I like to give the floor to the Leader of the House, if he would like somebody else to take it or to defer it.

سینیٹر ڈاکٹر محمداسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! پہلے مجھے سن لیں کیونکہ mover میں ہوں۔

Mr. Presiding Officer: O.K. Let say Buledi sahib.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! چونکہ چھ مہینے، سال بعد اس نوعیت کے اہم مسائل آتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک ہسپتال میں ہے اور دوسرا out of country ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورے ایوان سے اگر رائے لیں تو پی آئی اے کے بارے میں تمام لوگوں کے تحفظات ہیں ۔ پی آئی اے کا ادارہ وقتی طور پر بہت خسارے میں ہے اور وہاں جو موجودہ M.Dہے، وہ منظور نظر شخص ہے۔ اس کو ایوان صدر سے بھیجا گیا ہے۔ اس کے آنے کے بعد پی آئی اے کی مشکلات مزید بڑھ

گئی ہیں۔ پی آئی اے کے جو موجودہ حالات ہیں، وہاں فنڈ کا مسئلہ ہے، وہاں انتظامیہ کے مسائل ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ بلوچستان کا مسئلہ لے لیں، وہاں بلوچستان کے کوٹے سے ایک ہزار employees کم ہیں، 13 Directorsہیں اور ان میں ایک بھی ڈائریکٹر بلوچستان سے نہیں ہے۔ وہاںGeneral Managers 45 ہیں اور ان میں بلوچستان سے دو بھی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں بڑے بڑے افسران عیاشیاں کرتے ہیں اور وہاں جو انتظام ہے، آپ وہاں جائیں،آپ خود بھی پی آئی اے سے آتے ہیں بلکہ آپ تمام ممبران سے پوچھیں۔ یہ ہمیں جو vouchersیا tickets ملتے ہیں، اگر ہمیں اجازت مل جائے تو ہمAirblue and Shaheen سے جانے کے لیے تیار ہوں گے لیکن پی آئی اے کے رویے کی وجہ سے اس میں جانے کے لیے تیار نہیں ہوں گےکیونکہ آپ کاؤنٹر پر جائیں،آپ کئی دفعہ گئے ہیں۔ آپ وہاں اپنا تعارف بھی کراتے ہیں کہ میں سینیٹر ہوں، میں اجلاس کے لیے اسلام آباد جا رہا ہوں۔ وہاں 20,20 اور 25,25منٹ آپ کو کوئی attend نہیں کرتااور اس کے بعد اگر attend بھی کرے تو وہ آپ کو bath roomکے نزدیک کی سیٹ allotکرتا ہے جبکہ آگے کی تمام سیٹیں خالی ہوتی ہیں۔ وہاں کمپیوٹر میں دیکھ کر کہتےہیں کہ کوئی سیٹ نہیں ہے۔ جب آپ جہاز کے اندر جاتے ہیں تو سیٹیں خالی نظر آتی ہیں۔ پی آئی اےکا یہ رویہ ہے، پارلیمنٹ کے جو ممبران جاتے ہیں، گزشتہ روز مولانا شیرانی کی فیملی کراچی ایرپورٹ ٹائم پر پہنچی، ان کو انکار کر دیا گیا۔ وہ چالیس منٹ پہلے پہنچا تو انہوں نے کہا کہ آپ لیٹ ہیں۔ اس دن بارش ہوئی تھی۔ اس کے بعد ہم نے چیک کیا تو اس وقت ٹائم تھا۔ اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اگر اس طرح ممبر پارلیمنٹ کے ساتھ ہوتا ہے تو پھر عام لوگوں کے ساتھ کیا ہوتا ہو گا؟ وہاں کوئی اخلاقیات نہیں ہیں اور اندر انتظامات بھی غلط ہیں۔ جیسا کہ رضا ربانی صاحب نے کہا کہ بہت سے مسائل ہیں اور اس کے لیے میرے خیال میں اگر آپ ministers کا انتظار کریں، یہ مناسب نہیں ہو گا۔ آپ اس کے لیے special ruling دیں۔ MD, PIA کو بلایا جائے اور briefingکا انتظام کیا جائے، کمیٹی میں mover یا جو لوگ بھی آنا چاہیں، ان کو بلایا جائے، House کو مطمئن کیا جائے، ہم سب کو موقع دیا جائے۔ میں نے اتنا مواد اکٹھا کیا تھا کہ آج بیان کروں گا لیکن چونکہ کوئی جواب دینے کے لیے نہیں ہے تو مجبوراً۔۔۔

Mr. Presiding Officer: Dr. Sahib, Thank you.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: چونکہ میں mover ہوں، میں اس کو press کرتا ہوں، میں اگلی باری کا انتظار نہیں کروں گا۔ کل یا پرسوں فوری طور پر ہمیں اس کا جواب دیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: .Thank you بلیدی صاحب، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ کا بہت اچھا motion ہے جو matter of grave concern ہے اور آج ہماری Defence Committee کا election بھی ہوا ہے، we have got a very strong Chairman میں بھی اس کا ممبر ہوں، ہم نے اس کا خود notice لیا ہے، جلد سے جلد Defence Committee کی meeting بلائی جا رہی ہے۔ وہ اپنی جگہ، آپ کا motion اپنی جگہ۔اب آپ کا motion ہم کیا defer کریں یا کوئی اور---

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اسی لیے آپ کو سننے کے بعد، میں نے باقی لوگوں کو بھی موقع دیا ہے it is only justice that we should give a chance to the Leader of the House or the honourable Ministers to give their suggestions. Suggestions چاہییں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہم یہی توdecide کر رہے ہیں کہ اس پر discussion کرنی ہے یا نہیں۔جی please تشریف رکھیں۔ ہم یہی decide کر رہے ہیں کہ ہم نے اس پر discussion کرنی ہے یا نہیں۔ اگر ہم rules کے مطابق چلیں تو I thinkہم کچھ بہتر کارروائی کر سکیں گے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ذرا سنیں، میں نے floor Leader of the House کو دیا ہے۔

سینیٹر سید نئیر حسین بخاری: .Thank you Mr. Chairman گزارش یہ ہے کہ بلاشبہ under matter of public importance' motions move کیے جاتے ہیں اور calling attention, resolution and motions کے ذریعے بھی کیے جاتے ہیں اور متعلقہ وزارت سے جواب بھی لیا جاتا ہے-Unfortunately, Minister of State خرابی صحت کی بنا پر hospital میں ہیں اور Minister for Defence جو ہیں---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کی تو leave sanction ہو گئی، ٹھیک ہے۔

سینیٹر سید نئیر حسین بخاری: یہاں پر بلیدی صاحب نے اپنے grievances کا اظہار کیا۔ جہاں وہ public importance کے تھے، وہاں ان کی گفتگو میں personal grievances بھی نظر آ رہے تھے۔ Before sending it to the committee میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ the minister should come and explain his position کہ صورت حال کیا ہے، performance discuss کی جا رہی ہے جیسے سینیٹر رضا ربانی صاحب نے previous session میں بھی point out کیا تھا اور جیسا کہ آج

بھی انہوں نے کہا کہ go slow policy adopt کی جا رہی ہے۔ وہاں پر workers کی salaries کا معاملہ ہے۔ He has pointed out discrimination but I would request that an opportunity should be given….

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ go slow endangering human lives ہو سکتا ہے، جیسا کہ---

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Exactly. Certainly I would request the Chair that an opportunity should be given to the concerned ministry or in alternate I would like to have a consultation with the concerned ministry that they should entrust this matter to any other minister. So they can come before the House and explain the position.

Mr. Presiding Officer: Honourable Minister for Shipping.

سینیٹر بابر خان غوری (وزیر برائے جہاز رانی): جناب! جیسا کہ ابھی Leader of the House نے بات کی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب ہے کیونکہ یہ جو motion آیا ہے اگر یہ motion adopt ہو جاتا ہے تو اس کو وہ discuss کر لیں اور اس کو wind up next week کر لیں گے۔اس سلسلے میں جو لوگ تقریر کرنا چاہیں، ان کے جو خیالات ہیں، ان کا اظہار کر لیں لیکن یہ بھی خیال رکھیں کہ پاکستان کے جو بھی ادارے ہیں، ہم لوگ ہی ان کے بگاڑنے کا جواز بنتے ہیں۔ ہم نے اگر ان کو سنوارنا ہے تو پھر جو اقدامات merit پر ہوں، ہم ان کی support کریں کہ وہ merit پرچلیں otherwise پاکستان کا کوئی ادارہ بھی صحیح نہیں ہو گا۔چاہے وہ Railway, PIA, KESC or Wapda ہو، اگر ہم ان میں سیاسی مداخلت کریں گے، اپنی مرضی کی منطق چاہیں گے، ہم مسائل اپنے دماغ کے مطابق حل کرنا چاہیں گے تو حل نہیں ہوں گے۔ اگر professional انداز میں merit پر وہ ادارے چلیں اور ہم سب کو چاہیے کہ ہم اسے support کریں نہ کہ ہم اپنے اداروں کو تباہ کریں۔ ہمیں positive criticism بالکل acceptکرنی چاہیے اگر اس میں بہتری ہو لیکن اگر ایسی چیز ہے جس کے لیے ادارے کو ہماری support چاہیے تو ہم وہ دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ آج Private Members Day ہے ، یہ تحریک اس House میں آ چکی ہے، وہ move کر چکے ہیں تو ممبران اپنا اپنا نام لکھائیں، اپنے خیالات کا اظہار کریں، تقاریر کریں اور اگر آج نہ ہوا تو ہمارے next Private Members Day پر ministers آ کر اس کو close کریں اور اس

کے بارے میں بتائیں۔اسے کمیٹی کو بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ ایک particular issue نہیں ہے کہ وہ کمیٹی میں چلا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بلیدی صاحب، چونکہ آپ mover ہیں، آپ مجھے جواب دیں کہ آپ presence of the minister جو کہ Defence Minister ہیں یا Minister of State for Defence کی presence چاہتے ہیں کیونکہ آپ کا یہ motion floor of the House پر discuss ہونا ہے، آپ بھی اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ Defence Committee نے already decide کیا ہے to take up this issue تو وہ اس کے ساتھ ہی parallel چلے گا کیونکہ یہ آپ کا motion ہے، I want to give the final opportunity. کیا آپ چاہتے ہیں جیسا کہ ایک بہت اچھی suggestion آئی ہے کہ discussion آج ہو جائے اور next week جیسے ہی منسٹر صاحب ہسپتال سے فارغ ہوتے ہیں وہ floor of the House پر آ کر آپ کو آپ کے motion کاجواب دیں۔ یہ ہو یا آپ انتظار کریں اور ہم for the next day defer کر دیتے ہیں اور وہ guaranteed roaster پر آ جائے گی اور آپ کو بولنے کی opportunity ملے گی۔ سارے ممبران، جو بھی اس پر بات کرنا چاہیں گے، ان کو بھی دس، دس منٹ کی opportunity مل جائے گی اور matter will be discussed threadbare. It is a very important matter, it is very close to the heart of all the people. آپ نے بہت زبردست قسم کا issue raise کیا ہوا ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ کوئی decision لیں so that میں اس پر کوئی final decision لے سکوں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ بغیر concerned minister کےاگر ہم بات کریں تو یہ ہماری خود کی توہین ہے کہ کون اس کو note کرے گا اور کون اس کا جواب دے گا۔یہ تو بالکل غلط بات ہے لیکن ایک solution یہ ہو سکتا ہے کہ اگر دو دن کا وقت دیں، کوئی minister یہ ذمہ داری لے، نئیر بخاری صاحب کسی کو ذمہ داری دیں، MD, PIA آ کر PIA کی overall performance کے بارے میں ان کو سمجھائیں تا کہ وہ اس قابل ہو کہ ہمارے سوالات کا جواب دے سکے، ہمیں مطمئن کرے۔ باقی یہ کہ out of country اور وہ جو ہسپتال میں ہے، پتا نہیں سال لگے گا، پانچ، چھ مہینے لگیں گے---

Mr. Presiding Officer: That we will make sure کہ اگلے ہفتے آئیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہ اہم مسئلہ ہے، میرا خیال ہے یہی کیا جائے کہ کل نہیں پرسوں دوبارہ اس کو specially لایا جائے اور rules suspend کر کے اس پر بات کی جائے جناب چیئرمین! یہ بہت اہم

مسئلہ ہے، یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ اس میں بہت سے مسائل ہیں، اس پر یہ پورا House بولنا چاہتا ہے، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس کو Standing Committee میں بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ٹھیک ہے لیکن وہاں چونکہ پورا House نہیں ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر کمیٹی میں بھیج دیں گے تو پھر floor of the House پر آپ کی discussion ختم ہو جائے گی۔ Let us hear the Leader of the House کہ یہ جو 2, 3 proposals سامنے آئی ہیں، ان پر---

Senator Abdul Rahim Khan Mandokhail: …… A motion that the policy or situation or statement or anyother matter be taken into consideration shall not be put to the vote of the Senate but the Senate shall proceed to discuss such matter immediately after the mover has concluded his speech and no further question shall be put at the conclusion of the debate at the appointed hour. ……

میری عرض ہے کہ یہ موضوع آیا ہے، ہمارے ملک کے لیے یہ بڑا اہم موضوع ہے اور اس میں 194 کے تحت moverاپنی بات کرے اور فوری طور پر سینیٹ اس پر بحث کرے۔ یہ واضح بات ہے، اس کو adjournیا deferکرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مہربانی کریں، اب اس پر بحث کریں۔ یہ تو اہم مسئلہ ہے اور rules یہ ہیں۔ Point of order وہ ہوتا ہے جو میں نے raiseکیا۔ اب ہم نے بات کرنی ہے PIA کے بارے میں لیکن جو concreteباتیں ہیں، وہ substantial یہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، نہیں کوئی اس کوvote پرنہیں ڈال رہا، نہ vote پر ڈالنے کی بات ہوئی ہے، اگر آپ اس کو صحیح طرح پڑھیں، ہم وہی discuss کررہےہیں، اگر کوئی minister سننے والے نہیں ہیں، اس کا جواب دینے والا نہیں ہے تو time will be wasted اورمیں اس لیے بات کر رہا ہوں کہ کوئی نہ کوئی action تو ہو، اگر ہم ادھر اتناdiscuss کریں،honourable Members اپنا وقت ضائع کریں---

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: آج یہdiscuss ہو اور باقی دوسرے دن کے لیے defer کریں، پہلے اس پر بحث ہو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے، آپ کی بھی یہی suggestion ہے، آپ کی یہ بھی suggestion ٹھیک ہے۔ جی میں تو mover کے ساتھ جانا چاہتا ہوں کیونکہ moverکی اپنیmotion ہے and the mover is the important person as far as I am concerned. جی please, I would like to hear the honourable Leader of the Opposition.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد حزب اختلاف): جب اس قسم کا motion
House کے سامنے آتا ہے تو past practice یہی رہی ہے کہ Minister
صاحب ہوں یا نہ ہوں، ہونا توضروری ہے لیکن کم از کم جو متعلقہ افسران
ہیں، ان کا موجود ہونا ضروری ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کو ہونا چاہیے۔

سینیٹر وسیم سجاد: آج جبکہ ایجنڈے پر PIA کا motion ہے
تومیں توقع کرتا تھا کہ PIA کے MD اور جو متعلقہ افسران ہیں جو ان سے
deal کرتے ہیں، Secretary Defence, Joint Secretary Defence جو
اس کو deal کرتا ہے، ان کاموجود ہونا ضروری تھا۔ اگر یہاں پر
discussion ہوتی ہےتو وہ جو نکات اٹھائے جاتے ہیں، وہ ان کا note لیں
اور پھرMinister کوbrief کریں کہ یہ بات ہے اور ہم نے یہ جواب دینا ہے
کیونکہ Minister کو بھی پوری چیزوں کا علم نہیں ہوتا۔ اس وقت PIA کے
بارے میں بےپناہ شکایات ہیں اور یہ airline جوکبھی ایک بڑی اچھی
airline سمجھی جاتی تھی، میرا خیال ہے کہ آج کل جو بہت کم درجے
کیairlines ہیں، اس کو اس میں شامل کیا جاتا ہے۔ آپ کو موقع ملتا ہے اور
ہم بھی کوشش کرتے ہیں کہ جب بھی باہر جائیں،PIA کے ذریعے جائیں
لیکن دکھ ہوتا ہے، افسوس ہوتا ہے کہ ایک عام standard جوایک airline
کا ہونا چاہیے، وہ بھی PIA میں نہیں ہے اور عام سہولیات جو مسافروں کو
دی جاتی ہیں، وہ بھی PIA میں نہیں ہیں۔ آپ دیکھیں کہ اس کے کرایوں میں
بےپناہ اضافہ ہورہا ہے، آجPIA کے کرائے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں
لیکن جو سہولتیں ہیں جوکہ passenger کا حق ہے، وہ ان کو بالکل نہیں مل
رہیں ۔ اس لیے یہ افسوس کی بات ہے اور جناب اس کاnotice لیں کہ میں
آج دیکھ رہا ہوں کہ یہاں پرمجھےکوئی PIA کا بڑا افسر نظر نہیں آ رہا
جوکہ یہاں پر موجود ہونا چاہیے تھا اور یہ اس ایوان کی توہین ہے جبکہ
ایک موضوع یہاں پر زیر بحث ہے تو وہ جو افسران ہیں جن کا فرض ہے کہ
ہمارے ممبران کی باتیں سنیں ۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے
کوکہانیاں سناتے رہیں، ہم تو آپس میں ملتے رہتے ہیں، مقصد ہوتا ہے
اصلاح کرنی اور حکومت کو بتانا کہ کہاں پر غلطی ہے اور افسران کا کام
ہے کہ اس کا note لیں اور پھر اس کی جوابدہی کریں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. The honourable Leader of the Opposition has spoken as what I was feeling in my heart. I have hold the honourable Members in very high esteems and once they speak on the floor of the House, I also expect that somebody will listen to them, I expect that the concerned Ministry would be taking note, I

expect that which ever organization we are discussing, they should be worried and concerned that the Senate of Pakistan, the Upper House of Pakistan has taken up the matter. Parliament's supremacy, honour, dignity, is involved but unfortunately we have a situation where the one Minister is out of the country with leave duly sanctioned and the other one is in hospital and no other Minister has come prepared with the brief. So, very good suggestion has been given by the honourable Minister for Ports and Shipping, then Senator Mandokhel sahib and of course others. But most important person in this whole matter is 'of course' the mover and the mover is hesitant to carry on without the presence of the Minister or the proper officials of that Ministry. So, I will defer this and we will make sure that it comes on the next roster. I will also like to make it very categorically clear that as far as the Chair is concerned and all the power behind the Chair is concerned, the presence of the Minister is of the utmost importance then the Secretaries, the Additional Secretaries at least of the concerned Ministries of the matter which is under discussion, their presence should be in the House and it should be ensured by the relevant Ministers. And also if we are discussing an organization, a semi autonomous organization or some institutions then we expect the heads of those people to be present in the Senate also when their issue is under discussion. So, we move on to next one, next that is. Yes, before I move on to the next one, جی بگٹی صاحب۔

Present Status of Gwadar Port

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: میری درخواست ، میں بیچ میں مداخلت کر رہا ہوں لیکن یہاں پر اس وقت Minister for Ports and Shipping موجود ہیں، ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب! میں آپ کے ذریعےایک issue raise کرنا چاہتا ہوں کہ گوادر پورٹ کافی عرصے سےبڑےlime light میں رہا ہے اور بہت سارے لوگ اسے کامیاب بناناچاہتے ہیں اور بہت سارے لوگ اسے ناکام کرنا چاہتے ہیں۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ وہاں پرGovernment جوwheat import کر رہی تھی، اس کا کافی حصہ گوادر پورٹ پرoff load ہوا ہے اور اب حال ہی میں جو

off load کی گئی ہے، اس کا بھی کافی حصہ وہاں پر fertilizer import کیا گیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر کوئی بھی چیز smoothly نہیں چل رہی، وہاں پر آئے روز کوئی نہ کوئیproblem ہوتا رہتا ہے، پہلے تو وہاںport پرlabourوغیرہ کاproblemرہتا تھا لیکن اب مسئلہ یہ آگیا ہے کہ جس کو کہتے ہیں کہ وہdeep channel port ہے۔ اب وہاں پر دو ہفتے پہلےایک ship جو fertilizer لے کر آیا تھا، وہ وہاں پھنس گیا ہے، اب ہمیں سمجھ میں نہیں آ رہا ہےکہ ہمارے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے، آیا ایسی کوئی lobby کام تو نہیں کر رہی ہےجو گوادر پورٹ کو ناکام کرنا چاہتی ہے۔ جناب! میں اس وجہ سے آپ کے توسط سےجاننا چاہتا ہوں کہ اگر Minister of Ports اس بارے میں ہمیں کوئی information دیں۔

Mr. Presiding Officer: Actually it is not on the agenda, it could not be brought on the floor, if the Minister himself desires to answer, I think, it will be good of him.

Senator Shahid Hassan Bugti: Sir, I can ask him.

سینیٹر بابر خان غوری: انہوں نے بڑا important issue raise کیا ہے، میں جواب دینا چاہوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔

سینیٹر بابر خان غوری: ہو سکتا ہے کہ کوئی قوتیں ہوں لیکن ہم نے بڑی محنت سے یہ پورٹ بنائی ہے اوریہ پاکستان کی ایک شہ رگ ہے اور انشاء اللہ تعالٰی یہ کامیاب ہو گی۔ یہ وہاں پرoperational ہوچکی ہے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہاں پرwheat and fertilizer آ رہی ہے، ابھی 10 July کوN.V Lay Compera نامی جہاز تھا جو 26000 ton urea لے کر آ رہا تھا اور اس کےpilot کی غلطی سےout of channel side پر چلا گیا اور ایک کسی rock سے ٹکرایا اور damage ہو گیا تھا، وہاں stuck ہو گیا تھا۔ ان کے insurance agents تھے، انہوں نے accept بھی کیا ہے کہ جہاز کےpilot کی غلطی تھی، اس نے اپنیcompany کو بھی لکھا اور ہمارا پاکستان کا جو staff تھا، انہوں نے اسے وہاں tugsسے نکالا اور اس کو main channel پر لے کر آئے اور الحمد للہ 22 تاریخ کو ہم اس کو گوادر پورٹ کے اندر لے کر آئےہیں، اب وہ off load ہو رہا ہے۔ ہم تقریباً 16000 ton unload کر چکے ہیں، 10000 ton مزید30 تاریخ تک تقریباً پورا 26000 ton urea unload ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاکستانی tug boats والے تھے، ہمارا staff تھا، ان کو شاباش دینی چاہیے، ان کوappreciate کرنا چاہیے کہ انہوں نے اپنی کاوشوں سے اس جہاز کو نکالا۔ Otherwise ان کی جو insurance company تھی، وہ کہہ رہی تھی کہ ہم باہر سے کوئیexperts لائیں گے، اس وقت ہمارا جو پاکستانی staff

تھا، اس نے اس کو نکالا اور اس کو پورٹ پر لا کر لگایا ہے اور ہمارے لیے جو خطرہ تھا کہ ہماری urea ضائع نہ ہوجائے اور ایک shortage نہ ہو جائے۔ وہ بھی نہیں ہوا ، پورا urea unload ہو رہا ہے اوراس میں سے 6500 ton up country کو روانہ کیا جا چکا ہے۔ Thank you sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much for the clarification. Now, I take motion No. 6, item No. 6 Mr. Muhammad Talha Mehmood may move the motion, he is not present, so we defer it, the motion is deferred. Item No. 7 stands in the name of Mrs. Senator Afia Zia. Now, here when the Chair takes very strong exception to the absence of the Ministers and the concerned officials, I must, in all fairness, have to pass a remark on the absence of my brothers, sisters and colleagues, we are wasting so much money of the government, we are wasting our time, we are wasting perfect opportunities which are given to solve or discuss the people's problems and by being absent without leave or without any tangible reason or some personal work, I think, it does not speak well of our bench today's seven only, Buledi Sahib was present and I am sorry to say that if we have our resolution, we should make it a point to attend. Yes Senator Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I couldn't agree with you more when we come down heavy on Ministers for not being present. There is an equal responsibility on individual member as well. I think, it is established parliamentary tradition that when a motion, particularly on a Private Members Day is called and the member concerned is not present, that shows his disinterest in the matter and it is disposed of, and if they want to move it they have to give a fresh notice. I think, that in the Senate we should start following this tradition, if a motion is called in the name of particular member and he or she is not present then that motion should be disposed of and if they so desire, they should be asked to issue a fresh notice.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much for the comment. Item No.8 stands in the name of Senator Muhammad Talha Mahmood Aryan. He is to move the resolution. He is not present, so resolution stands deferred at the moment and I will take up this very very important and very good suggestions so, that time of the House is not wasted due to lack of interest of the members. Yes, usually most of the parliamentary systems in the world follow this. You are absolutely right. Item No.9 stands in the name of Dr. Khalid Mahmood Soomro. Please move the motion.

Senator Dr. Khalid Mahmood Soomro: Thank you Mr. Chairman. I beg to move that this House recommends that royalty on oil and gas be paid to the respective provinces alongwith outstanding dues.

اس پر میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر صاحب ! میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا that subject resolution will be taken up today, however the Advisor to the Prime Minister on Petroleum and Natural Resources is on foreign tour as already intimated vide Ministry letter No. so and so. Now unfortunately the Ministers lead and the advisors follow so, we don't have the Advisor present here. Now, I don't know if any other Minister holds the brief or the Leader of the House would اب آپ کے اوپر بھی وہی same بات ہےکہ جب منسٹر ہی نہیں ہے تویہ آپ کی شان کے مطابق بھی نہیں ہے کہ یہاں نہ وزیر ہے اور نہ مشیر اور نہ ہی کوئی official آپ کے level کا ہے جو آپ کی بات کو سنے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: یہ نہایت ہی حساس مسئلہ ہے اور اس پر ہم چیخ رہے ہیں خاص طور پر ہمارے چھوٹے صوبےچیخ رہے ہیں، ہم سندھ والے چیخ رہے ہیں، بلوچستان والے چیخ رہے ہیں۔ ہمیں ہماری رائلٹی نہیں مل رہی۔ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور سندھ میں وقتاً فوقتاً اس پر زبردست احتجاج ہو رہا ہے۔ یہاں پر ہم نے باتیں کی ہیں اور آج جب یہ چیز آئی ہے تو پھر کوئی متعلقہ بندہ نہیں ہے تو آپ ہی فرمائیں کہ میں کیا کروں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہی ہم defer کر لیتے ہیں اور جب Minister present ہوں گے تو پھربات کرلیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میرا خیال ہے اجلاس کی چھٹی ہونی چاہیے جب سارے بندے آ جائیں تو پھر دوبارہ اجلاس بلا لیں۔آج پھر اجلاس کو برخاست کر دیاجائے۔ جب متعلقہ وزراء صاحبان تکلیف کر کے یہاںآئیں اس کے بعد آپ دوبارہ اجلاس بلائیں، ہمیں چھٹی دے دیں۔ ہم بھی اتنے فارغ نہیں ہیں۔ میں لاڑکانہ سے سفر کرکے یہاں آیا ہوں ، اتنا لمبا سفر کرکے آیاہوں اور اسی وجہ سے آیا ہوں کہ میں کچھ بات کرسکوں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا خیال ہے آپ اپنی کرسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آج سخت ترین ہدایات جاری کریںruling دیں اور قائد ایوان کو بھی آپ پابند کریں کیونکہ یہ سینیٹ کا استحقاق ہے اور آپ کا بھی استحقاق ہے۔ اگر اس طرح یہ معاملات رہیں گے تو سینیٹ چلے گا نہیں۔اس لیے یہ جو وزیروں کی فوج بھرتی کی ہوئی ہے یہ کہاں ہے؟ ساٹھ یا ستر وزیر ہیں اور چھوٹے وزیر بھی اتنے ہی ہیں تو پھربھی کوئی وزیر اگر یہاں سینیٹ میں حاضر نہیں ہوتا تو پھر افسوس ہے کیونکہ ابھی قومی اسمبلی نہیں چل رہی ہے صرف سینیٹ چل رہا ہے۔ ادھر آپ دیکھیں کہ کتنے وزیر یہاں موجود ہیں۔دو تین بیٹھے ہوئے ہیں وہ صرف اپنی دلچسپی کی وجہ سے یہاں آئے ہیں ۔ آپ ruling دیں، آپ اس کرسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آج سخت ترین حکم جاری کریں وگرنہ اس کے بعد ہم احتجاج کریں گے اور ہم ممبران بھی نہیں آئیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ ڈاکٹر بلیدی صاحب۔جی۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: اجلاس کو آپ برخاست کردیں ، وزیر صاحب کی آمد یقینی ہو جائے تو پھر آپ اجلاس بلائیں۔میں سمجھتا ہوں یہ معقول بات ہے کہ اجلاس برخاست کرد یا جائے۔اتنے اہم issues پر متعلقہ بندے کیوں نہیں آتے؟

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں we can’t ہم اپنی sovereignty of the Parliament or the dignity of the Parliament, the dignity of this august House کو ہم ایسے نہیں کرسکتے کہ جی ہم وزیروں کے انتظار میں بیٹھیں۔ وزراء کا فرض ہے کہ وہ ادھر حاضر ہوں جب ان کی resolution or motion or point of order or any intimation ان کو ملی ہو تو وہ حاضر ہوں۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس وزراء مملکت ہیں اگر وہ بھی نہیں آئیں گے تو یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے ۔مولانا صاحب! اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے ۔ بلیدی صاحب! میں نے already دو تین دفعہ اس موضوع پر very categorically بتا دیا ہے کہ کس کو حاضر ہونا چاہیے، کب حاضر ہونا چاہیے اور situation can’t go on like this, the honour and dignity of the House کا معاملہ ہے it pertains to the

dignity and honour of every single member who is, the honourable member and this is a very sad state of affairs. This can't be permitted to continue and I will request the Leader of the House to look into this.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب! میں عرض کرتا ہوں آپ ان کو اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کردیں، جو وزیر صاحبان نہیں آئے ان کوآج آپ نوٹس تو جاری کریں اور وہ جواب دیں کہ وہ کیوں نہیں آ رہے۔جو وزیر صاحبان نہیں آئے ، ان کو آنا تھا ان کو تو آپ نوٹس جاری کریں یہ تو آپ ruling دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے ۔ جی پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! یہ rule 123, sub-rule (2) ہے۔ یہ کہتا ہے کہ "In the absence of the member or Minister in whose name the resolution stands in the Orders of the Day, anyother member may move the resolution on his behalf with the consent of the Chairman''. Rule 123, sub-rule (2) صفحہ 47 پر دیکھ لیں۔میں دوبارہ پڑھ دوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں وہ تو مجھے پتا ہے ۔ میں آپ کے ساتھ آنے کے لیے کتاب کھول رہا ہوں۔یہی تو میں شروع سے کہہ رہاہوں مگر میں یہ mover کے اوپر اس لیے دے رہا ہوں because میں out of the respect for the honourable member اس لیے میں member کے لیے کہتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: ویسے بات کرنے کا فائدہ نہیں ہے ۔وزراء صاحبان کو موجود ہونا چاہیے اور ان کی غیرموجودگی میں ہم بات نہیں کریں گے لیکن آپ ان کو نوٹس جاری کریں کہ آج وہ کیوں تشریف نہیں لائے۔ انہوں نے اس پورے ایوان کے ساتھ یہ مذاق کیوں کیا ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔ جی۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب! Resolution کے بارے میں آگے rule ہے Rule 130 کہتا ہے۔ "On the conclusion of the discussion the Chairman shall put resolution or as the case may be, the resolution as amended, to the vote of the House and if passed by the Senate a copy thereof shall be forwarded to the Division concerned''. اس لیے میری گزارش تو یہ ہوگی کہ اس resolution پر یہاں بحث ہو اور یہ اگر پاس ہو تو متعلقہ ڈویژن اور وزارت کو اس کی کاپی بھیجی جائے ۔

Mr. Presiding Officer: As a respect for the mover, major one and only purpose, as a respect and dignity of mover

یہ opportunity ان کو دے رہا ہوں۔ کیا یہ آپ کو suit کرتا ہے کہ ہم اس کو discussکر لیں اور جو بھی طریقہ ہے اس کو follow کریں؟ مگر Ministerنہ ہو یا کوئی concerned person نہ ہو---

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل نامناسب ہے۔ ان کو آپ نوٹس جاری کریں اور پھر ان کو یہ بھی کہیں کہ وہ تیاری کر کے آئیں کہ آج تک سندھ کے تیل اور گیس میں انہوں نے کتنا کمایا ہے اور سندھ کو کیا دیا ہے؟ ہمیں بالکل محروم رکھا گیا ہے۔ وہ سارا حساب کتاب تیار کر کے لائیں اور ہمیں یہاں حساب پیش کریں۔ ہمارے سوالات کا جواب دیں۔

Mr. Presiding Officer: On the floor of the House. Yes.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: اگر جمہوری حکومت سے بھی ہمیں اپنے حقوق نہیں ملتے تو پھر کب ملیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔شاہ صاحب۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Thank you Mr. Chairman. Honourable members

کے concernsہیں۔ میں یہاں ایوان میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو Item No.2تھا جیسے پروفیسر ابراہیم صاحب نے کہا کہ Minister for Health was present here اور اگر mover موجود ہوتے تو اس پر discussionہونی تھی لیکن moverکے نہ ہونے کی وجہ سے the Minister had to leave. میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک opportunityتھی کہ اس issue پرHouse میں discussion ہو جاتی لیکن unfortunately جو باقی issuesتھے ان کے بارے میں intimation Ministerکی آ گئی ہے اور وہ deliberately Houseسے absentنہیں ہیں۔ کوئی بیمار ہے تو کوئی بیرون ملک ہے اورofficial engagementsکی بنیاد پر وہ یہاں پر نہیں ہیں لیکن I certainly agree with the Leader of the Opposition, in absence of a Minister, concerned official should be present over here and we will ensure in future that in case the Minister concerned is not here but the officials of those divisions or the departments, they should be present, they should take notes of it.

Mr. Presiding Officer: But the officials should not be Section Officers, the officials should be at least Additional Secretary.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, in future this will be ensured that the concerned officials would be present in the galleries. They would be taking notes of issues raised by the members and the Minister would make a reply.

Mr. Presiding Officer: When somebody speaks, can the other speak?

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Then the minister would……certainly he is in a position to make a reply the next day for that matter. I give assurance that in future the officials would be present here.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔ میں نے ان کو یہی بتایا ہے کہ کوئی بابو شابو ہمیں نہیں چاہیے۔ مولانا صاحب! یہی میں نے ان کو instructions دی ہیں کہ at least additional secretary آئیں۔ Thank you. میں آپ کی motion کو defer کرتا ہوں for the next date.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: ٹھیک ہے۔

Mr. Presiding Officer: One minute please, I am speaking with the specific orders of the Chair that the concerned minister or the concerned secretary, additional secretary should be present

جب آپ کی resolution take up ہو۔ Thank you. بلو ر صاحب۔

Senator Ilyas Ahmad Bilour: The practice is that, if a minister is not available, he hands over his reply and all those things to second minister or some other ministers. I want to say that there are two, three ministers sitting here. They should have given it to these ministers; there are four ministers sitting here. They would have replied on these on their behalf. Sir, with due respect' secretary and joint secretary and deputy secretary sitting over here has got no value. This is the practice of the Senate; sir this is the practice of the Senate that if Minister is out, if he is not available, he

always hands over to his colleagues because this is a Cabinet; the Cabinet has got a collective responsibility. Cabinet
کی تو collective responsibilityہوتی ہے جناب! وہ اپنے کسی دوسرے منسٹر کو یہاں---ایک، دو، تین، چار،پانچ تقریباً چھ منسٹرز بیٹھے ہیں کسی ایک منسٹر کو دے دیتے۔ وہ ان کا جواب دے دیتا۔ یہ تو کوئی بات نہیں جناب!.We do not accept کہ ڈپٹی سیکرٹری، جوائنٹ سیکرٹری یا سیکرٹری آ جائے۔.No sir. Thank you very much

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں وہ تو میں نے categorically بتا دیا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ

I have already passed instructions that in future the brief should be given to other ministers, you are just repeating what has already come. Thank you. I go on to Item No.10 which stands in the name of Mohtarma Afia Zia, please move the resolution. Again not present. So while we condemn the government benches, we must take a little bit of look on ourselves as well. So, I mean the members are just not attending for no rhyme and reason and I do not know why they have taken this attitude. They should have been present, it's a matter of great honour and privilege for members when their resolutions come up for discussion. They should definitely be here. I defer this…..

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Rule 123, sub Rule (2), if your honour may allow me to move the resolution on her behalf.

(Interruption)

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Of course, I am asking the Chairman, I am requesting the Chairman. Rule 123 sub rule (2)…..

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پروفیسر صاحب یا تو آپ کو سب چیزوں کا پتا ہے یا پھر آپ کوئی پیر ہیں۔ یہ بھی وہی معاملہ ہے۔ آپ ہوا میں بات کریں گے یا آپ صرف galleries سے بات کریں گے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب! وہ الگ بات ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں آپ کو--- ایک سیکنڈ--- Honourable Chief Whip, Minister for Labour and Manpower Syed Khurshid Ahmed Shah is busy in Cabinet meeting and is

تو وہ بھی unable to attend today's Senate. He has requested…
نہیں ہیں۔ again یہ وہی والی بات ہےکہ اگر آپ اس کو صرف talk outکرنا چاہتے ہیں---

Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Yes.

Mr. Presiding Officer: You just want to talk out the thing with no action, nobody listening
کوئی سن نہیں رہا۔ کوئی نوٹس نہیں لے رہا۔ کوئی منسٹر نہیں ہے جو کہ آپ کو جواب دے۔ باقیوں نے تو بالکل rightlyکہا ہے کہ اس کو deferکریں کیونکہ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان:Move ہو جائے اس کے بعد پھرdiscuss بعد میں ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کیا اس کو---

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: میں moveکر لوں discussionبعد میں ہو جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر نہیں ہے لہذا move کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔Move تو میں نے بھی announceکر دیا ہے۔ Let's defer it.وہ آئیں گی تو کم از کم ان کا ایکhonourہے اس کو presentکرنے کا۔.

We defer it. Item No.11 stands in the name of Dr. Khalid Mehmood Soomro, please move the resolution.

Senator Dr. Khalid Mehmood Soomro: I beg to move that this House recommends that the loans written off by the government departments, banks and financial institutions so far may be recovered immediately.
اس پر آپ مجھے بات کرنے دیں کہ جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے لے کر آج تک اربوں، کھربوں کے جن حسین چہروں کے قرضے معاف کئے گئے ہیں میں گزارش کرتا ہوں ان سے وہ قرضے واپس لئے جائیں۔ ہمارے ملک کے قرضے بھی اتر جائیں گے۔ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے اور وہ اتنے پیارے ہیں شاید کہ ان کے نام بھی ظاہر نہیں کئے جا رہے۔ ہم نے بار بار کہا ہے کہ وہ کون سے لوگ ہیں۔ وہ شاید بہت بڑے مگرمچھ ہیں جن کے نام یہاں ایوان میں بھی پیش نہیں کئے جا رہے۔ قیام پاکستان سے لے کر آج تک جن لوگوں کے قرضے معاف کئے گئے ہیں ان سب کے قرضے ان سے واپس لئے جائیں اور یہاں حکومت پاکستان کے خزانے میں جمع کرائے جائیں۔ انہوں نے بہت ظلم کیا ہے۔ ڈاکا ڈالا ہے اور جو بھی لوگ ملوث ہیں اس سلسلے میں ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔

میں اس حوالے سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک حساس معاملہ ہے۔ اس پر ہم باضابطہ طور پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ پورے کوائف ہمارے سامنے پیش کئے جائیں۔ قیام پاکستان سے لے کر آج تک جن لوگوں کے قرضے معاف کئے گئے ہیں ان کے نام یہاں پیش کئے جائیں۔ ہمیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے کہ کون سی قومی خدمات کے عوض ان کے ساتھ یہ مہربانی کی گئی۔ اس سے ہمیں بھی آگاہ کیا جائے اور ان سب سے قرضے بحق سرکار واپس لئے جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ.

I again comment on a very very '*awami* ' thing/matter very close to the heart of every Pakistani. We have a resolution, I will request to the Leader of the House, do you oppose this resolution or what shall we do with it? Because again…., Is the Minister present?

اب تو کوئی بھی presentنہیں ہے سوائے….Minister for

سید نیئر حسین بخاری: جناب چیئرمین! مناسب یہ ہے کہ اس کو defer کر دیا جائے، it is an important issue. When the Minister would be here this should be taken up and discussed.

Mr. Presiding Officer: It is a day of defer and defer because nobody is present in the House.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب! ان سے پوچھا جائے وہ ہاؤس میں کیوں نہیں آئے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب! وزیر صاحبان کا رویہ اس طرح رہا تو پھر پاکستان کا کوئی مسئلہ discuss نہیں ہو سکے گا۔

Mr. Presiding Officer: Shah Sahib, I have given so many remarks. You know, I am peace loving person. The only thing left is that I should take a club and make sure that they are there.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب ! آپ دیکھیں کہ ایک طرف گورنمنٹ چیخ چیخ کر کہتی ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے ، خزانے خالی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے یہ بات بالکل ٹھیک کہی ہے لیکن ہمیں وہ چور اچکے بتا تو جائیں کہ کن کے قرضے معاف کیے گیے اور ان کا trial کیا جائے۔ یہ ہر دوسرے دن ٹیکس لگا دیتے ہیں، پھر ہمارا ٹیکس کھا جاتے ہیں اور اللوں تللوں کے لیے قرضے دے کر معاف کر دیے جاتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مجھے افسوس صرف اس resolution پر نہیں ہے لیکن یہ جتنی بھی آئی ہیں یہ ساری subject to grave public

concerns ہیں اور اگر ان پر discussion ہو جاتی تو it would have enhanced the respect and dignity of Parliament in Pakistan. This is why میں تھوڑا سا heart broken ہوں کہ ہمارے members بھی غائب ہوئے ہیں جن کو present ہونا چاہیے تھا

but definitely with regard to the Ministers and Advisors this is absolutely unacceptable. I am sure that the Leader of the House has also taken it to his heart. I have already instructed him that whatever steps he can take and whatever channels are available to him, he should bring it to the notice of the Prime Minister that this is state of affairs that your Cabinet and your cabinet Ministers have no respect whatsoever for the Upper House or the honourable Members of the Upper House. They must ensure their attendance.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب چیئرمین! غریب آدمی کا تو سود بھی معاف نہیں ہوتا ۔ پانچ پانچ ہزار کے قرضے پر ان کو لتاڑا جاتا ہے ، ان کی تذلیل کی جاتی ہے ، ان کے گھروں میں چھاپے مارے جاتے ہیں، ان کی بیویوں ، بچوں اور بیٹیوں کو تھانے میں لے جایا جاتا ہے ۔ جناب! یہ حشر ہے لیکن ان کے اربوں ، کھربوں کے قرضے معاف کیے گئے ہیں۔ یہ ایک انتہائی حساس مسئلہ ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مولانا صاحب ! میں آپ سے disagree کر ہی نہیں سکتا and you are absolutely right. یہ معاملہ میرے دل کے بہت close ہے۔ It is very close to our heart and we feel absolutely the same way about it as you are very kindly expressing it but unfortunately وہی والی بات ہے کہ empty whole کو empty ears کو بولنے سے نہ آپ کی resolution کی عزت ہو رہی ہے ، نہ آپ کی ہو رہی ہے نہ تو کوئی فائدہ ہو گا۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں با ادب عرض کر رہا ہوں کہ ان کی بھی کوئی چھٹی کی درخواست آئی ہے یا یہ بھی ہسپتال داخل ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کی کوئی درخواست نہیں آئی۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: ان کی تلاش گمشدگی کے لیے ad دی جائے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر خالد صاحب انشاء اللہ وزیر صاحب حاضر ہوں گے اور آپ کو اس پر بولنے کا پورا موقع ملے گا اور اس کے بعد ہر ایک کو اس پر بولنے کا موقع ملے گا۔ It is a matter of great public concern یہ بہت اہم قسم کی resolution ہے ۔ ہم وزیر صاحب

کی presence ensure کریں گے اور ہم اس بات کوبھی ensure کریں گے کہ اس کو next sitting پر take up کیا جائے۔ شکریہ۔ Now I come to the Item No. 12 Call Attention Notice in the name of Senator Prof. Ibrahim Khan and Mohterma Afia Zia. جی پروفیسر صاحب۔

Call Attention Notice
Lawari Tunnel Project

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: میں سینیٹ کے قواعد ضوابط مجریہ 88 کے قاعدہ 59 کے تحت حکومت کی توجہ انتہائی اہم اور فوری اہمیت کے معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو کہ لواری ٹنل پراجیکٹ پر تعمیراتی کام کی بندش سے متعلق ہے ۔

جناب چیئرمین ! مورخہ 12 مئی 2009 کو لواری ٹنل منصوبے پر سیکورٹی خدشات کی آڑ میں تعمیراتی کام بند کر دیا گیا ۔ لواری ٹنل منصوبے پر کام کرنے والی کمپنی کے انجینئرز نے حکومت پاکستان سے موجودہ حالات کے پیش نظر سیکورٹی کی فراہمی کے لیے درخواست دی تھی لیکن حکومت کی طرف سے مذکورہ کمپنی کو سیکورٹی فراہم نہیں کی گئی جس کی وجہ سے یہ منصوبہ ابھی تک تعطل کا شکار ہے۔ جناب چیئرمین! لواری ٹنل منصوبے پر تعمیراتی کام کی بندش اور تاخیر سے چترال کے طول و عرض میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے لہٰذا ایوان عوامی نوعیت کے اس مسئلے کا فوری نوٹس لے۔

جناب چیئرمین! توجہ دلاؤ نوٹس پر کوئی تقریر تو نہیں ہو سکتی ۔ میں مختصراً عرض کرتا ہوں کہ لواری ٹنل وہ منصوبہ ہے جس پر سب سے پہلے مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کام شروع ہوا تھا اور بعد میں یہ کام روک دیا گیا۔ گزشتہ دور میں دوبارہ یہ کام شروع کر دیا گیا۔ اس وقت جو پورے ملک کی صورتحا ل ہے اور بالخصوص مالاکنڈ ڈویژن اس کی وجہ سے یہاں پر کام کرنے والی کمپنی کو خدشات لاحق ہوئے اور انہوں نے حکومت سے سیکورٹی مانگی ۔ جناب چیئرمین! مالاکنڈ ڈویژن میں چترال وہ واحد ضلع ہے جہاں پر امن ہے اور اس سے ملحقہ ضلع دیر اپر جس کے درمیان یعنی دیر اپر اور چترال کے درمیان یہ ٹنل واقع ہے ۔ دیر اپر میں اگرچہ امن تو نہیں لیکن وہاں کے عوام نے خود ہی لشکر تیار کر کے امن قائم کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور الحمد للہ اس میں کافی حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے۔ اس لیے اگر حکومت اس جانب تھوڑی بھی توجہ مبذول کرتی اور سیکورٹی فراہم کر دی جاتی تو شاید یہ کام معطل نہ ہوتا اور یہ کام بالکل آخری مراحل میں ہے ۔ ٹنل کا ڈھانچہ تیار ہو چکا ہے ، وہاں سے کچھ گاڑیاں گزر بھی چکی ہیں لیکن اس کی finishing کا کام ابھی باقی ہے اور اس میں کام ہونا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ

اس اہم مسئلے کی جانب دلوانا چاہوں گا کہ اس کام کو دوبارہ فوری طور پر شروع کیا جائے تاکہ جو کام تقریباً تکمیل تک پہنچ چکا ہے یہ مزید خرابی کا باعث نہ ہو ۔ اس کو اگر اس مرحلے میں ِچھوڑ دیا جائے تو جو کام ہوا ہے یہ کام بھی خراب ہو گااور شاید اس کو پھر سے شروع کرنا پڑے، اس لیے اس امر کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ فوری طور پر کمپنی کو سیکورٹی فراہم کی جائے اور اس کام کو فوری طور پر شروع کیا جائے۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ جناب پروفیسر صاحب۔ جی وزیر صاحب اس کا چھوٹا سا جواب دے دیں۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان (وفاقی وزیر برائے مواصلات): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں honourable Member کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک نہایت ہی اہم مسئلہ اٹھایا۔ جناب چیئرمین! میں جواب دینے سے پہلے ضرور تھوڑا سا background آپ کو بتانا چاہوں گا۔

چترال ٹنل شاید اس ملک کا ایک اہم ترین منصوبہ ہے۔ اس پر جو لاگت آنی ہے وہ 16.5 بلین روپے ہے۔ اس کے دو components ہیں، ایک civil اور دوسرا mechanical. فی الحال ہم civil component پر کام کر رہے ہیں جس کی لاگت 6 بلین روپے ہے۔ 2006 میں اس پر کام شروع ہوا اور successfully excavation of the tunnel مکمل ہو چکی ہے۔ اس tunnel کی length 8.5 kilometres ہے اور main sea level سے یہ تقریباً 7000 فٹ کی اونچائی پر ہے۔ یہ اس لیے ایک state of the art project ہے۔ مئی کے شروع میں وہاں پر جو expatriate کام کر رہے تھے جن میں سے 27 Koreans تھے، 2 Nepalese تھے اور 9 Austrians تھے۔ Korean Constructor Sambu نے نوٹس دیا consultant کو کہ یہاں پر law and order situation ٹھیک نہیں ہے اور ہم یہاں پر کام نہیں کر سکتے۔ حکومت نے اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ اس مسئلے کو tackle کیا ہے۔ مئی کے پہلے ہفتے میں، میں نے خود چترال اور دیر کے قومی و صوبائی اسمبلی کے اراکین کو اپنے office میں مدعو کیا۔ ایک ہفتہ ہم نے meetings کیں۔ ہماری meetings کے بعد consultant جو کہ engineer ہوتا ہے، جو کسی بھی project میں سب سے important شخص ہوتا ہے، وہ خود چترال گئے اور واپسی پر انہوں نے ہمیں دو options دیں۔ ایک option یہ تھا کہ کام بند کر کے، فی الحال temporarily suspend کر کے دو مہینوں کے لیے ہم اسلام آباد چلے جائیں۔ دوسرا option یہ تھا کہ ہمیں regular army کی units دی جائیں۔ یہاں جو material ہے وہ south side یعنی دیر کی side سے آتا ہے اور

اسلام آباد، واہ سےبھی-سیمنٹ اور سریا بھی south side سے آتا ہے، north side پر، چترال کی جانب material نہیں ہے۔ دوسرا option انہوں نے full time regular army units کا cover چاہا۔ ایک ہیلی کاپٹر 24 hours انہوں نے demand کیا کہ ہمارے پاس یہاں چترال میں کھڑا ہوگا۔ چونکہ اس وقت اپریشن شروع تھا اور یہ دوسرا option مشکل تھا تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم پہلے option پر کام کریں گے۔ چنانچہ وہاں پر کام suspend کیا گیا 31 July, 2009 تک۔

آج سے دو ہفتے پہلے 27 جون کو میں نے پھر اپنے office میں meeting بلائی جس میں جتنے بھی stakeholders تھے، consultants تھے، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین تھے ان کو بلایا۔ ہم نے بڑی کوشش کی کہ Koreans کو ہم moral support دیں اور ان سے یہ کام کسی طریقے سے شروع کروائیں لیکن وہ کام کرنے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھے۔ پھر ہم نے Austria میں جو ہمارے principals ہیں، ان کو request کی، وہ کل شام کو یہاں پر پہنچے ہیں۔ میں خود انشاء اللہ تعالیٰ اور NHA کے officials کل یہاں سے contractors اور consultants کے ساتھ، چترال جائیں گے اور ان کو moral support دیں گے۔ ہم پوری پوری کوشش کریں گے کہ 31 جولائی سے وہاں کام شروع ہو جائے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین! جہاں تک security کا تعلق ہے، حکومت اس سے کبھی بھی غافل نہیں۔ چونکہ یہ ایک بہت important project ہے، ہم ہر قسم کی security دینے کے لیے تیار ہیں۔ Already ابھی on the ground چار platoons دو Frontier Constabulary کی اور دو Frontier Corps کی، ان کی security کے لیے وہاں پر موجود ہیں۔ ایک پلاٹون میں 42 personnel ہوتے ہیں۔ کچھ چھٹی پر ہوتے ہیں، فی الحال 130 سپاہی فرنٹیئر کانسٹیبلری کے اور فرنٹیئر کور کے وہاں پر ان کی security کے لیے موجود ہیں۔ چونکہ اپریشن تھا، لوئر دیر میں کرفیو تھا، اس وجہ سے اخباروں میں آتا تھا، ہم نے Korean Ambassador سے بھی meetings کیں۔ Korean Ambassador کو کوریا سے اپنی حکومت سے order آیا تھا کہ جب تک وہاں پر اپریشن ہو، آپ نے وہاں پر کام نہیں کرنا۔

جناب چیئرمین! میں حکومت کی طرف سے یہ assurance آپ کو دینا چاہتا ہوں کہ یہ ایک important project ہے اور اس project کے لیے ہم کبھی بھی یہ نہیں چاہیں گے کہ خدا نخواستہ اس project میں کسی قسم کی کوئی کمی آئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ، میں خود کل چترال جاؤں گا۔ میں نے کوشش کی، پچھلے تین چار دنوں سے Austrians آ چکے ہیں لیکن unfortunately, flights cancel ہو رہی ہیں، کل انشاء اللہ تعالیٰ Austrian اورKorean contractors اور NHA کے افسران کے ہمراہ،

میں خود چترال جاؤں گا، ان کی security کی arrangements کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں ان کو moral support دینے کے لیے تیار ہوں۔ جتنے بھی ہمارے ممبران صاحبان ہیں چاہے وہ کسی بھی پارٹی کے ہوں، ان سب کو ہم نے کل چترال میں بلایا ہے، ہم ان کے ساتھ site پر جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ31 جولائی سے اس پر ہم کام شروع کردیں گے۔ بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میں بھی منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ممنون ہوں کہ انہوں نے اس میں دلچسپی لی ہے اور جو assurance انہوں نے دی ہے، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ العزیز اس پر عمل در آمد ہوگا۔ بہت درست سمت میں وہ جا رہے ہیں کہ وہاں کے اراکین قومی اسمبلی کو on board لیا ہے۔ میری صرف ایک درخواست ہوگی کہ دیر اور چترال کی ضلعی حکومتوں کو بھی on board لیا جائے، اگرچہ اس وقت ضلعی حکومتوں کی قسمت کا تعین ابھی ہونا ہے لیکن اس وقت تک تو وہ موجود ہیں۔ اس لیے ان کو بھی on board لے لیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ جی ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! پچھلے session میں بھی میں نے یہ point out کیا تھا، میں پھر جناب کی وساطت سے عرض کروں گا کیونکہ یہ directly concerning مسئلہ ہے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے اور میں Leader of the House جناب شاہ صاحب کی توجہ بھی چاہوں گا کہ یہاں پر دو سو گھرانے، جن سب کا تعلق اقلیت سے ہے، وہ Christians ہیں، بدقسمتی سے وہ Christians ہیں یا مسلمان ہیں، دو سو گھرانے footpath پر پچھلے تین مہینوں سے لیٹے ہوئے ہیں۔ وہاں سے diplomats گزرتے ہیں، وزراء گزرتے ہیں، اراکین اسمبلی گزرتے ہیں، اراکین سینیٹ گزرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اتنا بڑا ظلم میں نے کم از کم دور دراز کے suburbs کے علاقوں میں تو دیکھا ہے، کبھی دارالحکومت میں، میں نے نہیں دیکھا۔ اب جب سے joint electorate ہے، وہ اب صرف اقلیت ہی نہیں ہیں بلکہ وہ ووٹرز ہیں۔ پاکستان کی بڑی سیاسی جماعتوں کے ووٹرز ہیں۔ میرے خیال میں یہاں اسلام آباد میں ایک درجن غیر قانونی آبادیاں ہیں جہاں پر لوگوں نے کچی آبادیاں بنائی ہوئی ہیں، میں ان کی support یا ان کی مخالفت نہیں کر رہا۔ جہاں پر اتنے غیر قانونی لوگ ہوں، تو ان دو سو گھرانوں کو جب تک کوئی اور متبادل دستیاب نہیں ہوتا، ان کو کوئی پچاس، سو، دو سو گز کا گراؤنڈ نہیں دیا جا سکتا جہاں پر وہ اپنے خیمے لگا سکیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے ان کے، قمیصیں، کپڑے اترے ہوئے، سڑک cross کرتے ہیں، گاڑیوں والے بریکیں لگاتے ہیں اور

وہ پتا نہیں زندہ کیسے بچ جاتے ہیں۔ شاہ صاحب کا اور ہمارا تو یہ direct حلقہ ہے، ہمارا تعلق اسلام آباد سے ہے۔ خدارا! کم از کم اتنا تو خیال کریں۔ سی ڈی اے ان کے ماتحت ہے، سی ڈی اے ان کے احکامات مانتا ہے تو کم از کم ان دو سو گھرانوں کے لیے کچھ سوچیں۔ انہوں نے کوئی بڑا گناہ نہیں کیا۔ جناب! اگر آپ وہاں سے گزریں، چیف جسٹس آف پاکستان کی تصویر وہاں پر لگی ہوئی ہے، جناب زرداری صاحب، صدرِ پاکستان کی تصویر وہاں لگی ہوئی ہے، انہوں نے اپنے خیموں کے ساتھ لگائی ہوئی ہیں، پرائم منسٹر صاحب کی تصویر وہاں پر لگی ہوئی ہے اور یورپین یونین کے حکمرانوں کی تصویریں وہاں لگی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ ذاتی مداخلت کریں، میں Leader of the House کی خدمت میں بھی عرض کروں گا۔ کل ان کا پروگرام ہے کہ وہ اسلام آباد کے مختلف علاقوں میں جا کر خیموں کو آگ لگائیں گے۔ خدارا! وہ اقلیت میں ہی سہی مگر ہمارے بھائی ہیں وہ citizens of Pakistan ہیں، ان کی آبادکاری کے لیے وقتی طور پر ان کو فٹ پاتھ سے اٹھا کر کسی safe جگہ پر آباد کیا جائے تاکہ وہ اپنی زندگی گزار سکیں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much Shah Sahib. I think it is a very humanitarian issue and I am sure Bokhari Sahib is equal to the task and will do something for these poor and unfortunate people.

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! شاہ صاحب نے جس واقعہ پر اپنا concern show کیا اس کا کچھ background میرے خیال میں شاہ صاحب کو بھی پتا ہو گا کہ کچی آبادیاں بنتی ہیں، حکومت یہ آبادیاں نہیں بناتی ہے، لوگ اپنی مرضی سے بناتے ہیں۔ جب کچی آبادیاں بن جاتی ہیں تو پھر حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کو rehabilitate کیا جائے۔ اس سے پہلے 1993-94 میں بھی جب محترمہ بے نظیر شہید کی حکومت تھی تو اس وقت بھی کچی آبادیوں کو allotment rights دیے گئے تھے اور G-8 Islamabad میں ایک colonyبنی تھی۔ اس سے قبل بھی جو کچی آبادیاں اور labour coloniesتھیں ان کو alternate places ملی ہیں۔ جن لوگوں کا concern شاہ صاحب نے show کیا ہے وہ Sector G-7, Islamabad footpath پر ہیں، یہ بات میرے علم میں ہے کہ یہ لوگ پہلے small dams کی جگہ پر کچھ عرصہ پہلے تک مقیم تھے اور وہ منصوبہ حکومت پنجاب کا تھا، وہاں سے ان کو اٹھایا گیا ہے اور یہاں پر وہ آ کر فٹ پاتھ پر رہ رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو Minister for Minorities Affairs ہیں ان کو بھی شریک کیا جا سکتا ہے، ہم شاہ

صاحب کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ آپ بھی اس کمیٹی میں شریک ہو جائیں، ہم CDA سے بھی بات کر تے ہیں کہ ہم اس مسئلے کو کیسے حل کریں؟ شاہ صاحب اپنا input دے دیں، ان کی کیا suggestions ہیں؟ یہ allotmentچاہتے ہیں، یہ کچی آبادی میں settlement چاہتے ہیں یا ان کے پاس کوئی اور alternate suggestion ہے، مجھے اس بارے میں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ Minister for Minorities Affairs کو اور شاہ صاحب کو بھی ہم کہیں گے کہ وہ شریک ہو جائیں اور اس مسئلے کو حل کر لیں، CDA کے ساتھ بھی اس سلسلے میں گفت و شنید ہو سکتی ہے، تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جناب! اس پر کوئی مثبت action لیا جائے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! میں صرف ایک بات کر نا چاہتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ کچی آبادیاں بنائیں، میں نے تو یہ کہا ہے کہ دو سو گھرانوں کے لیے وقتی طور پر کہیں بھی کوئی کیمپ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ نے بیس تیس لاکھ IDPs بھی تو سنبھالے ہیں جبکہ اقلیتوں کے صرف دو سو گھرانے محض اس لیے بے آسرا ہیں کہ وہ Christians ہیں، یہ کوئی بات نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہی تو ان کی suggestionہے۔

(مداخلت)

سینیٹر سید نیئر حسین بخاری: میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ آ ئیں ہم مل بیٹھ کر اس مسئلے کو resolve کر لیتے ہیں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب والا! اس کو ابھی حل کر لیتے ہیں۔ اس کے لیے کوئی لمبے کام کی ضرورت نہیں۔ اگر ابھی میں آپ کو جگہ بتا دوں کہ آپ ان کو وہاں پر بھیج دیں ، ان کے کیمپ لگا دیں تو کیا آپ یہاں پر on behalf of the government commitmentکرتے ہیں کہ آپ ان کے کیمپ لگا دیں گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: قائد ایوان نے categorical assurance دے دی ہے، آپ کو اور متعلقہ وزیر صاحب کوشامل کیا جائے گا اور CDA کے چیئرمین کو آپ بلا لیں۔ میرے خیال میں یہ humanitarian issue ہے اس پر ضرور کچھ کیا جائے۔ جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ (وفاقی وزیر برائے رہائش و تعمیرات): جس طرح شاہ صاحب فرما رہے ہیں، پنجاب حکومت نے ان لوگوں کو بے گھر کیا، لٰہذا حکومت پنجاب کو بھی------

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: No cross talk, please address the Chair.

floor is with you. آپ میرے ساتھ بات کریں،

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: گزارش یہ ہے کہ جس طرح Leader of the House نے کچھ تجاویز دی ہیں، اس میں شاہ صاحب بھی اپنی put out بتائیں، CDA بھی آ جائے گا، Minister for Minorities Affairs بھی آ جائیں گے۔ میری تجویز یہ ہے کہ چاہے Chair اس سے اتفاق کرے یا نہ کرے چونکہ یہ کیا دھرا حکومت پنجاب کا ہے لہذا ان کو بھی اس کار خیر میں شریک کیا جائے، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس معاملے کو حل کرنے کے لیے جو بھی ضروری ہے اس کو کیا جائے، کوئی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ بچے، عورتیں یا ہمارے پاکستانی شہری چاہے وہ کسی بھی مذہب کے ہوں، اگر وہ پاکستانی ہیں تو ایسا کوئی بھی نہیں چاہے گا۔ Leader of the House نے پہلے ہی assurance دے دی ہے تو I am sure this matter will be sorted out. We come to the end of today's… جی سیمیں صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: جناب چیئرمین! مجھ سے ایک کوتاہی یہ ہو گئی تھی کہ جب میں Submarine کے بارے میں Point of Order اٹھا رہی تھی تو---- if you permit me میں اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہتی ہوں because at that time it slipped my mind, what I wanted to point out is that جو ہمارے پاس French technology ہے اور جو Augusta Submarines ہیں وہ اب پرانی technology ہے and we already have it, جو German technology ہے وہ نئی technology ہے۔ Germany اس کو funding کرنے کے لیے تیار ہے تو why are we going for the obsolete technology that we already have instead of the new technology اس کو میرے Point of Order میں add کرلیں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: While thanking the few Ministers who made it a point to attend and appreciating that they were present, I must categorically once again pass the instructions to the honourable Leader of the House that the presence of the concerned Ministers should be ensured. Whether it is question hour, whether it is a motion, whether it's an adjournment motion, whether it's a Resolution, the concerned Minister's presence should be ensured. It adds to

the dignity of the House, it adds to the supremacy of the Parliament and the parliamentarians. Once again I also request to my own colleagues, it pains me, I am greatly pained that out of twelve there were only two movers present. So, if 70% or 80% of the Ministers were not present, 80% of the movers were not present and this is a matter of grave concern because the people who have elected us, they have great expectations from us. We are supposed to be attending the sessions, we are not supposed to be having any other thing. We are legislators, we have to legislate, that is our responsibility, that is our duty and that is a duty which has been bestowed upon us by our electorates. We must honour them. Once they elect us, they get something from us, they expect delivery and if we are not present to move our own motions and to make matters worse, to add insult to injury the Ministers are not present. I think the whole proceedings of the Parliament suffer a great set back because of lack of interest, lack of vision, lack of political will and we must inculcate all these things to make the Senate more effective, to make Parliament more effective and the honour, dignity and supremacy of the Parliament must be foremost in our minds, especially for the Federal Ministers, they have additional responsibilities. They get additional prestige, respect everything and they are supposed to pay back in the same coin, especially to the Upper House of Parliament. So, it pains me that I end today's session with this comment that the presence of the Ministers must be ensured………

Senator Haji Muhammad Adeel: There are four persons who are given chance and chance, there are only four honourable Senators, two were absent and two were present.

Mr. Presiding Officer: Because the movers were not there and still the Ministers were not here, the fact remains that there were twelve motions. The other thing is that we

must go according to the rules because we are the law makers and there has to be a distinct difference between law makers and law breakers. I would request all of us to follow the rules of procedure of the Senate and by this the working and functioning of the Senate will be much better. We adjourn the House to meet again on 28-07-2009 at 5:00 P.M.

(The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 28th July, 2009 at 5:00 P.M.)